

# نزول مسیح کی احادیث متواترہ

(التصريح بما تواتر في نزل المسيح كاردو ترجمه)

انتخاب احادیث: حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ  
تالیف: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
ترجمہ و تشریح: مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب اہتمام حدیث دارالعلوم کراچی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## عرض مترجم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد اگلے صفحات میں ان احادیث متواترہ اور ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ترجمہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمان میں نزول اور دوسری علامات قیامت کے متعلق ہیں جن کو والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم نے اپنے شیخ امام عصر رحمۃ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق بنام التصدیح ہاتھ تو اتار فی نزول المسیح جمع فرمایا تھا، پہلی مرتبہ یہ کتاب العالم دیوبند سے شائع ہوئی دوسری مرتبہ علامہ عصر عبدالفتاح ابو غفہ حلبی شامی تلمیذ علامہ کوثری مصری نے تحقیق و تنقیح اور حواشی کے ساتھ اس کو بیروت سے شائع کیا، یہ کتاب عربی زبان میں تھی حضرت والد ماجد نے اس کا اردو ترجمہ کھنسنے کے لئے مجھ ناکارہ کو مامور فرمایا تعمیل حکم کے لئے اپنی ناچیز کوشش ان صفحات میں پیش کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں چند امور کی وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ اصل کتاب ایک سو ایک حدیثوں پر مشتمل تھی جن میں سے ابتدائی چالیس احادیث تو ائمہ حدیث کی تصریحات کے مطابق سب کی سب قوی سند سے ثابت بعض صحیح اور بعض حسن ہیں، ان میں کوئی حدیث ضعیف نہیں اور حدیث ۴۱ تا ۱۰۰ اجری کتب حدیث سے لی گئی ہیں ان کے مؤلفین نے ان کے صحیح یا حسن وغیرہ ہونے کی تصریح نہیں کی بلکہ سکوت فرمایا ہے اور مؤلف مد ظلمہ کو بھی ان احادیث کی کما حقہ چھان بین کا موقع نہیں ملا اسی لئے ان احادیث کو مستقل عنوان کے ذریعہ متاذکر دیا گیا تھا تاکہ دوسرے علماء کرام ان کی تحقیق فرما سکیں۔

۲۔ جب شیخ عبدالفتاح ابو غفہ دامت برکاتہم نے کتاب کا دوسرا ایڈیشن

عَلَبِ اِشَام) سے شائع فرمایا تو دیگر تحقیقات کے ساتھ انھوں نے احادیث مرفوعہ کی حد تک یہ فریضہ بھی نہایت حسن و خوبی سے انجام دیا یعنی احادیث مرفوعہ کی سند کے بارے میں محدثین کی ناقدانہ آراء کتاب کے حاشیہ میں جمع فرمادیں اور نہایت کاوش سے یہ نشاندہی کی کہ ان میں تین حدیثیں (یعنی حدیث ۴۸، ۵۰ و ۵۱) ضعیف اور چار (یعنی حدیث ۴۲، ۴۳، ۴۹ و ۵۶) موضوع ہیں اس کی کچھ تفصیل احقر نے حدیث ۴۱ سے ذرا پہلے اپنے حاشیہ میں بیان کی ہے اسے ضرور ملاحظہ فرمایا جائے۔

۳۔ شیخ عبد الفتاح ابو غدہ دامت برکاتہم کو اپنی تحقیق کے دوران نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مزید بیس حدیثیں مختلف کتابوں سے دستیاب ہوئیں جو انھوں نے عَلَبِ اِشَام میں ”تمتہ و استدراک“ کے عنوان سے اضافہ فرمادیں مگر احقر نے ان میں سے صرف پندرہ حدیثیں اپنے ترجمہ میں لی ہیں جو بعنوان ”تمتہ“ آخر کتاب میں آئیں گی باقی پانچ حدیثیں ترجمہ میں نہیں لی گئیں جس کی وجہ وہیں بیان ہوگی۔

اس طرح اب جو مجموعہ احادیث آپ کے سامنے ہے کل ایک سو سولہ احادیث پر مشتمل ہے اس میں جو تین ضعیف اور چار موضوع حدیثیں آئی ہیں ان کی نشاندہی ہر مناسب مقام پر کر دی گئی ہے باقی ایک سو نو حدیثوں نے جو نزولِ عیسیٰ کے بارے میں قطعی طور پر متواتر ہیں اس اجماعی عقیدے کو ہر قسم کی تحریف و تاویل سے ہمیشہ کے لئے مامون و محفوظ کر دیا ہے۔

اس کتاب کا اصل موضوع اگرچہ ”نزولِ عیسیٰ“ ہے لیکن یہ احادیث دیگر علاماتِ قیامت کی بھی بیشتر تفصیلات پر مشتمل ہیں جن کا مطالعہ انشاء اللہ قلب کو نور ایمان اور خوفِ آخرت سے معمور کرے گا۔

اس کتاب کے حصہ سوم میں احقر نے ان تمام علاماتِ قیامت کو تفصیل سے ایک خاص انداز میں مرتب کر دیا ہے۔

۴۔ حضرت والد ماجد ظلم نے طبع اول میں طویل احادیث کے صرف ان حصوں کو لیا تھا جو موضوع کتاب کے لئے ناگزیر تھے باقی اجزاء بخوف طوالت حذف فرما دیئے تھے پھر شیخ عبدالفتاح ابو غدہ دامت برکاتہم نے طبع دوم میں احادیث کے متروک حصے بھی شامل فرما دیئے اس طرح کتاب کی افادیت کے ساتھ ضخامت بھی دو چندان ہو گئی۔  
احقر نے ترجمہ میں بین بین راستہ اختیار کیا ہے کہ طبع اول کو تو بعینہ لے لیا اور طبع دوم کے اضافات میں سے صرف وہ حصے لئے ہیں جو موضوع کتاب کے لئے مفید نظر آئے۔

۵۔ ترجمہ صرف احادیث کا کیا گیا ہے اصل کتاب میں حضرت والد ماجد کا بصیرت افروز مقدمہ اور متن کتاب میں کہیں محدثانہ ملاحظات اور تبصرے بھی آئے ہیں جو علماء کرام ہی کے لئے ہیں اس لئے ان کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

۶۔ طبع دوم کے حاشیہ میں شیخ ابو غدہ دامت برکاتہم نے احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور تمام حوالے بقید صفحات نہایت تفصیل سے دیئے ہیں مگر احقر نے ترجمہ میں صرف وہ حوالے ذکر کئے ہیں جو طبع دوم کے متن میں درج ہیں ورنہ کتاب کا حجم بہت بڑھ جاتا۔

۷۔ محاطہ چونکہ حدیث کا ہے اس لئے ترجمہ کو الفاظ کا پابند رکھنے کا حاصل بہم کیا ہے ربط، ترمیم یا محاورے کی مطابقت کے لئے ناگزیر اختلاف قوسین میں کئے گئے ہیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی کوئی بات منسوب نہ ہو جو آپ نے اس حدیث میں صراحتاً نہیں فرمائی پھر قوسین کے اختلاف بھی قرآن و سنت کی روشنی میں نہایت احتیاط سے کئے گئے ہیں جہاں تشریح کے لئے تفصیل ضروری تھی وہ بقدر ضرورت حواشی میں دی گئی ہے۔

الفاظ کی ایسی پابندی کے ساتھ سلیس عام فہم اور با محاورہ ترجمہ کا کام بہت مشکل ہو جاتا ہے اس کا اندازہ اہل علم ہی کر سکتے ہیں تاہم خامیوں کی اصلاح یا ان سے درگزر کی امید رکھتے ہوئے یہ ناچیز کوشش پیش خدمت ہے۔

۷۔ ناچیز نے اپنے حواشی میں شیخ عبدالفتاح ابوعدہ کی گراں بہا تحقیقات سے جگہ جگہ استفادہ کیا ہے ایسے مقامات پر حوالہ کے لئے لفظ ”حاشیہ“ لکھ دیا ہے اس سے شیخ ابوعدہ کا عربی حاشیہ مراد ہے اور جہاں دوسری کتابوں سے مدد لی ہے ان کا پورا حوالہ دیں درج کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ناچیز کو شش کو شرف قبول بخشے اور ناظرین کے لئے مفید بنائے

آمین۔

بندہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ  
 خادم دارالافتاء و مدرس دارالعلوم کراچی ۱۴  
 ربیع الاول ۱۳۹۲ھ

---



## احادیث مرفوعہ

جنہیں محدثین نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے

۱۔ سعید بن المسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ وہ وقت ضرور آئے گا جب تم میں (اے امت محمدیہ) ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہو کر صلیب کو توڑیں گے (یعنی صلیب پرستی ختم کر دیں گے)، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ کا خاتمہ کر دیں گے اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا، اور لوگ ایسے دیندار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا“

پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم (نزدول عیسیٰ کی دلیل قرآن کریم میں دیکھنا) چاہو تو یہ آیت پڑھو ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمْ“

یعنی تاکہ نصاریٰ کی تردید مہربانے جو ہنوز یہ حال سمجھ کر کھاتے ہیں کہ عیسیٰ کو قتل دینا ال کے بعد جو کلام دیا ہے پر انہیں گئے ختم کر دیئے جائیں گے اور جو باقی نہیں گئے مسلمان ہو جائیں گے، دنیا میں محمد بن اسلام اور مسلمان باقی رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ دجہاد کی ضرورت ہی نہ رہے گی جیسا کہ اہل ہادیہ میں مراعت آ رہی ہے کہ کیونکہ یہ سب معلوم ہو چکے ہیں علیہ السلام کو ابھی موت نہیں آئی بلکہ آئندہ نہانے میں آئے والی ہے، اور ظاہر ہے کہ موت دنیا میں نزول کے بعد ہی آئے گی، اس لئے کہ سورہ طہ میں ارشاد ہے ”مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى“ یعنی ہم نے تم سب انسانوں کو اسی زمین سے (برا سطر آدم) پیدا کیا، اور اسی میں ہم تم کو موت کے بعد، لوٹائیں گے، اور حشر کے وقت اسی سے پھر دوبارہ ہم تم کو نکالیں گے۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا“ یعنی اس زمانہ کے تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اُن کی موت سے پہلے کر دیں گے (کہ بیشک آپ زندہ ہیں) نہ تھے اور آپ نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اہل کتاب کے خلاف گواہی دیں گے (جنہوں نے اُن کو خدا کا بیٹا کہا تھا یعنی نصاریٰ، اور جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی یعنی یہود) — اور مسلم کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں میں باہمی عداوت اور کینہ و حسد ختم ہو جائے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ و مسند احمد)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور اس وقت تمہارا امام تم (امت محمدیہ) ہی میں سے ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت (قرب) قیامت تک حق کے لئے سربلندی کے ساتھ برسرِ پیکار رہے گی — فرمایا — پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیران سے کہے گا کہ آئیے نماز پڑھائیے“ آپ فرمائیں گے نہیں اللہ نے اس امت کو اعزاز بخشا ہے اس لئے تم (ہی) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں (مسلم و احمد)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت کی ایک تفسیر ہے جو حضرت ابوہریرہ کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی منقول ہے اسی تفسیر کی دوسری حدیث ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰ میں بھی اس آیت کو نزولِ عیسیٰ کی دلیل قرار دیا گیا، مگر اس آیت کی ایک اور تفسیر بھی منقول ہے جو حدیث ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰ میں آگے آئے گی ۱۱۰۷ دوسری حدیث ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰ میں ہر اہل حق ہے کہ وہ امام ہدی ہوں گے جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت نمازِ فجر کی امامت کریں گے، مگر بعد کی نمازوں میں امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کریں گے، یہ بات حدیث ۱۱۰۷ سے بھی واضح ہو جائے گی وہ صریحاً بتی فیض الباری ایضاً ص ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸ میں اس کی پوری مباحثہ ہے



نے ارشاد فرمایا کہ ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابن مریم فوج اللہ کے مقام پر راج کا یا عمرے کا یا دونوں کا تلبیہ ضرور پڑھیں گے۔“

اور مسند احمد کی روایت میں یہ تفصیل بھی ہے کہ ”عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹائیں گے، نمازوں کی امامت کریں گے اور (لوگوں کو) اتنا مال دیں گے کہ لیا نہ جائے گا، خراج لینا بند کر دیں گے اور رُوحاء کے مقام پر بھی قیام کریں گے اور ہمیں سے حج یا عمرہ یا دونوں کام کریں گے۔“ یہ حدیث سننا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ”وَإِنَّ قَبِيلَ أَهْلِ الْكِتَابِ الْيَهُودَ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا“ حضرت حنظلہ جنہوں نے یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے سن کر روایت کی، کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے (اس آیت کی تفسیر میں) فرمایا تھا کہ ”تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان کی تصدیق کر دیں گے۔“ اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ سب (تفسیر بھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے یا ابوہریرہؓ نے (اپنے اجتہاد سے) کہی ہے۔

یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں مفید تفصیل یہ ہے کہ ابن مریم حاکم عادل اور امام منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور حج یا عمرے کو جاتے ہوئے مقام فوج سے گزریں گے اور میری (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر پر بھی ضرور آئیں گے، جتنی کہ مجھے سلام کریں گے اور میں ان کو جواب دوں گا،

۱۔ حذیفہ اور بدر کے درمیان ایک مقام جو مدینہ طیبہ سے پچھیل پڑا ہے اسے صرف فوج اور صرف ”الرُّوحَاء“ بھی کہتے ہیں (حاشیہ) ۲۔ حدیث ۲۰۳ میں گزر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت نماز کی امامت امام مہدی کریں گے لہذا اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد کی نمازوں میں امامت کریں گے حدیث ۵۱ میں تفصیل وضاحت سے آئی ہے ۳۔ حدیث ۱۱، ۱۲، ۱۳ میں خراج کی بجائے جزیہ کا ذکر ہے معلوم ہو اگر خراج بھی بند کر دیا جائے گا، جزیہ بھی اور وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں ٹیکس کا فرد سے وصول کئے جاتے ہیں، اور اس وقت دنیا میں کوئی کافر نہ ہوگا جس سے یہ وصول کئے جائیں ۴۔ اس آیت کی تفسیر حدیث ۱۰۱ کے متن میں گزر چکی ہے اور آگے بھی حدیث ۱۰۲، ۱۰۳ میں بیان ہوگی۔

(یہ حدیث سن کر) ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! اگر تم ان کو دیکھو تو ان سے کہنا کہ ابو ہریرہؓ نے آپ کو سلام کہا ہے۔

۵۔ حضرت نو اس بن سمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا، اور اس کے فتنہ کے نشیب و فراز بتائے اس بیان سے (بوجہ خوف کے) ہمیں یوں لگا جیسے دجال قریبی نخلستان میں موجود ہو۔ ہم اس وقت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے گئے، جب شام کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے (خوف کی) اس کیفیت کو بجا نہ لیا جو ہم پر طاری تھی، اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اس کے فتنہ کے نشیب و فراز بتائے حتیٰ کہ ہمیں ایسا معلوم ہونے لگا کہ جیسے دجال قریبی نخلستان میں موجود ہو، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے (امت محمدیہ کے) بارے میں مجھے دجال سے زیادہ دوسری چیز کا ڈر ہے کہ نہ کہ اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو تمہاری طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں موجود ہوں، (لہذا تمہیں فکر کی ضرورت نہیں) اور اگر وہ

۱۔ عربی محاورے میں چھوٹے کو بطور شفقت کے بھتیجا کہہ دیتے ہیں، اگرچہ اس سے کوئی رشتہ داری نہ ہو۔  
 ۲۔ یہ فقہی فیہ در فقہ کا ترجمہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دجال کے بارے میں کچھ باتیں ایسی ہیں جن سے اس کا حق و ذیل ہونا معلوم ہوتا تھا (مثلاً کانہ ہونا وغیرہ) اور کچھ باتیں ایسی فرمائیں جن سے اس کے فتنہ کا عظیم ہونا معلوم ہوتا تھا، مثلاً اس کے حکم سے بارش ہونا اور قحط پڑنا وغیرہ، اور فقہی فیہ در فقہ کا ایک مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ دجال کے اس تذکرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آواز کبھی نہ کرتے تھے کبھی اپنی اس صورت میں اشارہ اس طرف ہوگا کہ یہ بیان دیر تک ہماری رہا اور آپ نے اسے بہت اہمیت اور تفصیل سے ارشاد فرمایا، کیونکہ ایسی ہی حالتیں آواز کبھی پسٹ اور کبھی بلند ہوتی ہے سچے وہ دوسری چیزیں کہ اللہ مستند حدیث میں بیان کی گئی ہے جسے امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے لئے دجال سے زیادہ خوفناک چیز دوسری ہے اور وہ یہی مگر لکن لیڈر اور سربراہ (حاشیہ)

اس زمانہ میں نکلا جب کہ میں تمھارے درمیان نہ ہوں گا (یعنی میری وفات کے بعد نکلا) تو ہر مومن (اپنا دفاع خود کرے گا، میرے بعد اللہ تو) ہر مسلمان کا حامی و ناصر ہے ہی۔

(دجال کی علامات اور حالات پھر سن لو) وہ جوان ہوگا، بال سخت پیچیدہ ہوں گے اس کی آنکھ بے نور ہوگی، میرے خیال میں وہ عبد العزیز بن قطن کے مشابہ ہوگا، تم میں سے جو دجال کو پائے وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ دے۔ وہ شام عراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا اور وائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ

وہ دنیا میں کتنے عرصے رہے گا؟ آپ نے فرمایا ”چالیس روز، (جن میں سے) ایک دن ایک سال کی برابر، اور ایک دن ایک مہینہ کی برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کی برابر ہوگا، اور باقی آیام عام دنوں کے برابر ہوں گے۔“ ہم نے کہا یا رسول اللہ جو دن ایک سال کی برابر ہوگا اس میں ہمارے لئے کیا ایک ہی دن کی نواز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا نہیں (بلکہ، تم ہر وقت نماز کے لئے اس کی مقدار کا

لے یہ طافۃ کا ترجمہ ہے جس میں فاد کے بعد ہر مہر ہے اور بعض مستند روایات میں طافۃ دنا کے بعد یا ہے جس کے معنی ہیں ”اُبھری ہوئی، باہر کو نکلی ہوئی“ علامہ نوویؒ کی تحقیق یہ ہے کہ دونوں روایتیں اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہیں اور حاصل یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی ایک آنکھ بے نور (طافۃ) ہوگی اور ایک آنکھ انگوڑی طرح باہر کو ابھری ہوئی (طافۃ) ہوگی۔ صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں جو متعدد احادیث مختلف الفاظ سے آئی ہیں ان سے علامہ نوویؒ کی اس تحقیق کی تائید ہوتی ہے۔ نیز آگے حدیث ۵۳ میں صراحت ہے کہ وہ بائیں آنکھ سے کاٹا ہوگا اور دائیں آنکھ باہر کو ابھری ہوئی ہوگی اور اتنی صراحت حدیث ۵۴ میں بھی ہے کہ اس کی بائیں آنکھ مسح ہوگی یعنی ایسی بے نور ہوگی جیسے کسی نے ہاتھ پیر کر اس کا نور بجھا دیا ہو۔ علامہ خواف کا ایک شخص جو زمانہ بجاہلیت میں مر گیا تھا (حاشیہ) علامہ مسند احمد کی روایت میں صراحت ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات محفوظ رکھے گا فتنہ و جال سے محفوظ رہے گا، ایک دوسری روایت میں یہی مضمون سورہ کہف کی آخری دس آیات کے بائیں بھی ارشاد ہوا ہے اسی لئے علامہ طبیبی نے فرمایا ہے کہ دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں اور مطلب یہ ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس یا آخری دس آیتیں یاد رکھے گا فتنہ و جال سے محفوظ رہے گا (حاشیہ)

اندازہ کر لیا کرنا

ہم نے کہا یا رسول اللہ زمین پر اس کی رفتار کتنی تیز ہوگی! فرمایا بارش کے اس بادل کی طرح ہوگی جسے پیچھے سے ہوا اٹک رہی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انھیں دعوت دے گا کہ اسے اپنا خدا تسلیم کر لیں، وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے۔ پس وہ بادلوں کو حکم دے گا تو بادل بارش برساتیں گے۔ زمین کو حکم دے گا تو وہ (نباتات) اُگائے گی، چنانچہ ان کے مولیشی (ادب و غیرہ جو صبح چرنے گئے تھے، شام کو اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے گواہان خوب اونچے، تھن بربز اور کھیں بھری ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک قوم کے پاس آکر ان کو (اپنے باطل و دعوے کی طرف ہلانے کا، وہ اُسے رد کر دیں گے تو دجال وہاں سے چلا جائے گا مگر یہ لوگ صبح کو اس حالت میں اُٹھیں گے کہ ان میں قحط پھیل چکا ہوگا، ان کے اموال میں سے ان کے پاس کچھ نہ بچے گا۔ اور دجال ایک دیران زمین سے گزرے گا تو اس سے کہے گا ۱۰ اپنے خزانے اُگل دے ۲ تو زمین کے خزانے اُگل کر) اس کے پیچھے اس طرح چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے پیچھے چلتی ہیں۔

پھر وہ ایک پُر شہاب نوجوان کو بلائے گا اور اُسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا اور دونوں ٹکڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے گا جتنا تیر مارنے والے اور اس کے نشانہ کے درمیان ہوتا ہے۔ پھر وہ اس نوجوان کو آواز دے گا پس نوجوان (زندہ ہو کر) ہنستا ہوا اپر ردفق چہرے کے ساتھ اس کی طرف بڑھے گا۔ ابھی یہ اسی قسم کے) حال میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیج دے گا (جن کی لئے یعنی جب طلوع فجر کے بعد اتنا وقت گزر جائے جتنا عام دنوں میں ظہر تک ہوتا ہے تو ظہر کی نماز پڑھ لو، پھر جب اتنا وقت گزر جائے جتنا عصر و مغرب کے درمیان ہوتا ہے تو مغرب پڑھ لو، اسی طرح عشاء اور فجر بین ظہر و عصر پھر مغرب، اسی طرح اندازہ کر کے نمازیں پڑھتے رہو یہاں تک کہ وہ عجیب و غریب دن ختم ہو جائے۔ (حاشیہ بحوالہ فردوسی)

تفصیل یہ ہے کہ وہ دمشق کے مشرقی جانب سفید منارے کے پاس نزول فرمائیں گے، اس وقت وہ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں (ملبوس) ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے، جب سر جھکائیں گے تو اس سے (پانی کے) قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے ایسے قطرے گریں گے جو چاندی کے دانوں کی طرح (چمکدار) اور موتیوں کی طرح (سفید) ہوں گے۔ آپ کے سانس کی ہوا جس کا ذکر کوئے کی اسی وقت مر جائے گا، اور جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہیں تک آپ کا سانس پہنچے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے، حتیٰ کہ اُسے لُڈ کے دروازے پر جائیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے دھوکہ و فریب سے معفو نہ رکھا ہوگا، تو آپ ان کے چہروں سے دُعا و سفیراً آثارِ ربّیٰ مصیبت کو) پونچھ دیں گے، اور جنت میں ان کے درجات (عالیہ) کی خوش خبری سنائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے حالات میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس وحی بھیجے گا کہ اب میں نے اپنے ایسے بندوں (یا جوج) کو نکالا ہے جن سے رونے کی طاقت کسی میں نہیں ہے، لہٰذا آپ میرے خاص بندوں (مؤمنین) کو کوہ طور پر جمع کر لیجئے (عیسیٰ علیہ السلام ایسا ہی کریں گے)

۱۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ نے حافظ ابن کثیر رحمہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ ایک روایت میں ”وَمَشَقَّ كِ الشَّرْقِ جَانِبَ“ کی بجائے ”بیت المقدس“ کا لفظ ہے اور ایک روایت میں ”أُذُنُ اللّٰہِ“ ایک روایت میں مسلمانوں کی لشکرگاہ کا ذکر ہے کہ وہاں نازل ہوں گے، علامہ علی قاری نے ”بیت المقدس“ کی روایت کو ترجیح دی ہے جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ اگر آج کل بیت المقدس میں کوئی سفید منارہ نہ ہو تو اس وقت تک ضرور بن جائے گا (حاشیہ)

۲۔ فلسطین کا یہ مقام آج کل اسرائیل (یہودیوں کے قبضہ میں) ہے اس مقام پر یہودیوں کا ایڈمرٹ ہے اور لُڈ ہی کے نام سے مشہور ہے ۱۲ مترجم

اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو (اتنی بڑی تعداد میں) بھیجے گا کہ وہ ہر بلندی سے (اڑیں گے اور تیز رفتاری کے باعث) پھسلتے ہوئے (معلوم) ہوں گے۔  
جب ان کا پہلا حصہ بحیرہ کبیرہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی کر ختم کر دے گا۔  
اور جب ان کا آخری حصہ دہاں سے گزرے گا تو کئے گا یہاں کبھی پانی تھا۔

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (کوہ طور میں) محصور ہو جائیں گے،  
اور ایشیا و خرد و دولش کی قلت کے باعث، یہ نوبت آجائے گی کہ ایک میل کے  
سر کو سو دینار (اشرفیوں) سے بہتر سمجھا جائے گا۔ اب اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام  
اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے پس اللہ ان کے اوپر (وہابی صورت  
میں) ایک کپڑا مسلط کر دے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا اس سے سب کے  
جسم پھٹ جائیں گے اور سب کے سب دفن ہلاک ہو جائیں گے۔

۱۵ یہ وصالوں ہی کے دو بڑے بڑے وحشی قبیلوں کے نام ہیں، قرآن حکیم میں ان کا ذکر سورۃ  
کہف اور سورہ انبیاء میں آیا ہے اور اہل حدیث صحیح میں ان کی بعض تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ البتہ ان  
کے موجودہ محل وقوع کی صراحت قرآن و حدیث میں نہیں ملتی تاہم علامہ جمال الدین قاسمیؒ نے اپنی تفسیر  
”محاسن التاویل“ میں بعض محققین کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ افغانستان کو بھی قرآن میں کوہ قاف کے پہاڑوں  
میں سے کسی پہاڑ کے پیچھے دو قبیلے پائے جاتے تھے ان میں سے ایک کا نام ”آقو“ اور دوسرے کا نام  
”ماقو“ تھا، پھر عرب ان کو یا جوج، ”اور ماجوج“ کہنے لگے۔ یہ دونوں قبیلے بہت سی امتوں میں معروف  
ہیں اور ان کا ذکر اہل کتاب کی کتابوں میں بھی آیا ہے، پھر ان دونوں قبیلوں کی نسل ہی سے روس اور  
ایشیا کی بہت سی قومیں پیدا ہوئیں (حاشیہ) احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ جغرافیہ کے مشہور مسلمان عالم  
خریص اور سی متوفی ۱۱۵۸ھ نے جو دنیا کا نقشہ تیار کیا تھا اس میں بھی یا جوج ماجوج کا محل وقوع مشرق  
اقطبی کے بالکل آخری کنارے پر شمال کی جانب دکھایا ہے۔ ان کے اردو دنیا کی باقی آبادی کے درمیان  
طویل پہاڑی سلسلہ شامل ہے، صرف ایک راستہ نقشیں دکھایا ہے جہاں پہاڑ نہیں ہیں، اس علاقہ کے  
مغرب اور جنوب میں جبلتیاں اس نقش میں دکھائی گئی ہیں ان کے نام یہ ہیں رطلان، غرقان، ہندوان، منہشتان  
غیرہ، خاقان۔ واللہ اعلم بالصواب رتبہ ۱۵ اردن کا ایک مشہور پطریقہ جو بیت المقدس سے تقریباً پچاس میل کے  
فاصلہ پر ہے، مہم البلدان یا قوت الحموی۔

پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (جبل طور سے) زمین پر اتریں گے تو انہیں زمین پر بالشت بھر رکھی ایسی نہ ملے گی جسے یا جوج و ما جوج (کی لاشوں) کی چکناٹی اور تعفن نے جہنم دیا ہو اب اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پھر) اللہ سے دعا کریں گے جس کے نتیجہ میں اللہ ایسے (بڑے بڑے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں سختی اونٹ کی گردنوں کی طرح ہوں گی یہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر وہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔

پھر اللہ ایسی بارش برسائے گا جس سے نہ کوئی مٹی کا گھر بچے گا نہ چرے گا کوئی خیرہ (یعنی یہ بارش مکانات والی بستیوں میں بھی ہوگی اور ان جنگلوں میں بھی جہاں غائب ہونے والے غیموں میں رہتے ہیں) یہ بارش زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دے گی۔

پھر زمین سے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہوگا کہ اپنی پیداوار اٹھا اور اپنی برکت ازبر کو ظاہر کر دے چنانچہ اس زمانہ میں ایک انار دا آنا بڑا ہوگا کہ اُسے (آدمیوں کی ایک جماعت کھا سکے گی اور اُس کے چھلکے کے نیچے لوگ سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی بہت بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی، اور دودھ دینے والی گائے پورے قبیلہ کے لئے کافی ہوگی، اور دودھ دینے والی بکری پوری برادری کو کافی ہوگی۔

لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ ایک خوشگوار ہوا بھیج دے گا جو ان کے بدنوں کے زہریں حصے میں اثر انداز ہو کر مومن اور مہمسلمان کی روح قبض کر لے (نئے) کا سبب بنے گی، اور (دنیا میں صرف) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گندھوں کی طرح (دھکم کھکا) زنا کیا کریں گے، چنانچہ قیامت انہی بدترین انسانوں پر لڑے گی۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد، حاکم، کنز العمال، وہب عساکر)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں میری امت میں نکلے گا، پس وہ چالیس..... رہے گا

لے ایسی گردن والے اونٹوں کی ایک قسم جسے عربی میں بخت کہتے ہیں۔

مجھے نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمالیہس دن (فرمایا) یا چالیس مہینے، یا چالیس سال۔ پس اللہ عیسیٰ ابی مریم کو بھیج دے گا جو مردہ ابن مسعود کے مشابہ ہوں گے۔ اور اُسے (وہاں) کو تلاش کر کے ہلاک کر ڈالیں گے۔ پھر لوگ سات سال اس حالت میں گزاریں گے کہ کسی بھی دو کے درمیان عداوت نہ پائی جائے گی، مسلم، احمد، ورنشور بھو الہ مستدرک حاکم وکنز العمال، بھو الہ ابن عساکر)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہو کر رہے گا کہ اہل روم، اعمق یا اذق کے مقام پر پہنچ جائیں گے ان کی طرف مدینہ سے ایک لشکر پیش قدمی کرے گا، جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہو گا جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے جو آدمی قید کئے گئے ہیں (ادب مسلمان ہر یکے لے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یا وہیں را اس لئے اپنی لالچی کا اظہار فرما ضروری تھا ورنہ حدیث میں حضرت تو اس بن معان کے بیان میں صراحت ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمالیہس دن ”فرمایا تھا جن میں سے ایک دن ایک سال کی برابر، اور ایک دن ایک مہینے کی برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کی برابر ہو گا اور باقی ایام عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

۸۔ ایک حلیل القدر صحابی ۸۷۷ راوی حدیث کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ اعمق فرمایا تھا یا اذق اور اعمق اگرچہ جمع کا صیغہ ہے لیکن ملو اس سے ”عمق“ ہے اور ”عمق“ ایک مقام کا نام ہے جو ”ذوق“ کے قریب اور حدیث انطاکیہ کے درمیان واقع ہے اور ”ذوق“ ایک بستی کا نام ہے جو حطب کے قریب عوزہ کے علاقہ میں بیان کی گئی ہے واذق اور حطب کے درمیان چار فرسخ کا فاصلہ ہے (حاشیہ بھو الہ معجم البلدان للمحوی) ۸۷۷ حدیث میں لفظ ”المدینہ“ ہے جس سے مدینہ منورہ بھی مراد ہو سکتا ہے لیکن عربی میں چونکہ ”مدینہ“ کا لفظ ہر شہر کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے یہاں اس سے شام کا مشہور شہر ”حطب“ ہی مراد ہو کر نہ اعمق اور اذق کے قریب یہی بڑا شہر ہے اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ بیت المقدس ملو ہے (حاشیہ) واللہ اعلم



ہیں! انھیں اور میں تمہا چھوڑ دو ہم ان سے جنگ کریں گے مسلمان کہیں گے کہ نہیں  
واللہ ہم ہرگز اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالہ نہیں کریں گے" اس پر وہ ان سے جنگ  
کریں گے۔ اب ایک تہائی مسلمان تو ہھاگ کھڑے ہوں گے جن کی توبہ اللہ کبھی قبول  
نہ کرے گا (یعنی ان کو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوگی) اور ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جو  
اللہ کے نزدیک افضل الشہداء (بہترین شہید) ہوں گے، اور باقی ایک تہائی مسلمان  
فتح حاصل کر لیں گے (جس کے نتیجے میں) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ و مامون ہو جائیں  
گے۔ اس کے بعد جلد ہی یہ لوگ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے، اور اپنی  
تلاویں زمیوں کے درخت پر لٹکا کر ابھی یہ لوگ مال غنیمت تقسیم ہی کر رہے ہوں  
گے کہ شیطان ان میں جھج کر یہ آواز لگائے گا "یسوع دجال (تمہارے پیچھے تمہارے  
گھر والوں (بستیوں) میں ٹھس گیا ہے۔

یہ سنتے ہی یہ لشکر دجال کے مقابلہ کے لئے قسطنطنیہ سے روانہ ہو جائے گا۔  
اور یہ خبر (اگرچہ غلط ہوگی) لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئے گا  
ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں درست کرنے ہی میں مشغول ہوں گے کہ  
نازد فوج کی اقامت ہو جائے گی اور فوراً ہی بعلیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے اور مسلمانوں

لے ترکی کا مشہور شہر جسے آج کل استنبول کہا جاتا ہے (حاشیہ بحوالہ معجم البلدان)  
لے دجال کو بھی مسیح کہا جاتا ہے، مگر یہ لفظ جب دجال کے لئے استعمال ہو تو اس کے ساتھ لفظ  
دجال ملا کر "مسیح دجال" کہتے ہی شاذ و نادر صرف "مسیح" بھی کہہ دیتے ہیں جیسا کہ اس حدیث میں ہے  
اور دجال کو مسیح کہنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ "مسیح" العین "ہوگا یعنی اس کی دامن آئندہ ایسی بے نور  
ہوگی جیسے اُسے کسی نے پونچھ کر صاف کر دی ہو اور دوسری متعدد وجوہ علمائے کلمہ میں جو اس کتاب  
التفسیر (کے عربی حاشیہ میں دیکھی جاسکتی ہیں

۳۰ حدیث کے لفظ قائم کا اصل ترجمہ تو یہ ہے کہ پس آپ ان کی امامت فرمائیں گے" اب اس کے مطلب  
ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ "اب آپ مسلمانوں کی قیادت اور امارت کے فرائض انجام دیں گے" اس میں تو کوئی  
اشکال ہی نہیں دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ "اب آپ نازمیں ان کی امامت کریں گے" اس پر اشکال ہو سکتا ہے  
بقیہ حاشیہ ص ۵۵ پر

کے امیر کو ان کی امامت کا حکم فرمائیں گے۔ اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح گھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے چنانچہ اگر وہ اُسے چھوڑ بھی دیتے تب بھی وہ کھل کھل کر ہلاک نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے انہی کے ہاتھ سے قتل کریں گے، اور وہ لوگوں کو اس کا خون دکھلائیں گے جو ان کے حشر میں لگ گیا ہو گا۔  
(صحیح مسلم)

۸۔ حضرت ابوحنبلہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا کیا باتیں کر رہے ہو حاضرین نے کہا قیامت کی باتیں کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا جب تک تم دس علامات نہ دیکھ لو قیامت نہیں آئے گی پس آپ نے یہ دس علامات بیان فرمائیں ﴿فشان دھواں﴾  
بقیہ حاشیہ ۵۴۸ حدیث میں گزر چکا ہے کہ نزول کے وقت نازکی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ امام مہدی کریں گے، اس اشکال کے رد جواب ہو سکتے ہیں، ایک وہ جس کی طرف ہم نے تن کے ترجمیں قوسین کی عبارت برطحا کر شاہ کر دیا ہے کہ امامت فرمانے سے مراد امامت کا حکم دینا ہے کیونکہ مولا وارثین بخیرت کما جاتا ہے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو قتل کر دیا اور مولا یہ ہوتا ہے کہ قتل کا حکم دیا، اور دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اس پہلی نازکے بعد آئندہ کی نازوں کی امامت مراد ہے

یعنی آئندہ نازوں کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کریں گے، اگرچہ نزول کے وقت ناز کی امامت امام مہدی کریں گے یہ بات حدیث ۲، ۳ میں بھی بیان ہو چکی ہے ۱۲ رفیع حاشیہ ۵۴۸ حانظہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت اور دوسری مستند احادیث سے ثابت کیا ہے کہ یہ دھواں قرب قیامت میں ظاہر ہوگا، اور فرمایا کہ قرآن مجید میں سورہ ضحان کی اس آیت میں اسی دھواں کی خبر دی گئی ہے کہ ﴿كَانَ نَذِيرٌ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا آيَاتُ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ آپ کفار کے لئے اس روز کا انتظار کیجئے مگر آسمان سے ایک نظر کرنے والا دھواں آجائے جو ان پر بھرا ہلے گا یہ ایک دردناک عذاب ہوگا، تفسیر راجحہ یہیں ہے کہ حضرت محمد اقصیٰؑ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ دھواں نکلے گا قوموں کو قومتوں کا سامعوس ہوگا لیکن کفار اور منافقین کے کانوں پر گس جائے گا جس سے ان کے سر ایسے سخت گرم ہو جائیں گے جیسے انھیں آگ پر بیٹھ دیا گیا ہو، دھواں کی تفسیر دوسرے متعدد صحابہ کرمؓ بھی متحمل ہے بعض نے مرقا بیان کی ہے بعض نے مرقا حاشیہ

وَجَالٍ، وَاَنْتَ لَعْنٌ وَاِيَةُ الْاَرْضِ جَوْهَرِ مَیْبِیْبٍ وَغَرِیْبٍ جَانُوْرٍ مَوْرُکٍ۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع، عیسیٰ ابن مریم کا نزول، یا جرج ماجوج کا خروج اور زمین میں دھنس جانے کے تین

۱۔ قرآن حکیم (سورہ نمل) میں جو ارشاد ہے وَ اِذَا قَعَّ الْقَوْلُ عَلَیْکُمْ اَخْرَجْنَا لَکُمْ دَاۤءِیَةً مِّنَ الْاَرْضِ

تُخْرِجُکُمْ (یعنی جب وہ قیامت کا ان لوگوں پر پورا ہوئے کہ جو گناہی قیامت کا زمانہ قریب آچکے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو اس سے باتیں کرے گا) اس آیت میں اسی وایہ الارض کی خبر دی گئی ہے۔ علامہ قرطبی نے روایات کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے کافی عرصہ کے بعد جب دوبارہ اللہ کی نافرمانی اور کفر دنیا میں پھیلنے لگے گا اور دین اسلام کے اثرات پھیل چکے ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ اس جانور کو زمین سے نکالے گا جو حوسن کو کافر سے متاثر کرے گا تاکہ کفار سے اور فاسق اپنے فسق سے باز رہیں، پھر یہ جانور غائب ہو جائے گا اور لوگوں کو سنبھلنے کی مہلت دی جائے گی مگر جب وہ اپنی سرکشی پر اڑے رہیں گے تو آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کا عظیم واقعہ پیش آجائے گا جس کے بعد کسی کافر یا فاسق کی توبہ قبول نہ ہوگی پھر اس کے بعد عہد ہی قیامت آجائے گی اس بیان کا حاصل یہ ہے کہ وایہ الارض کا واقعہ آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پیش آئے گا۔ مگر حکم ر صاحب مستدرک نے راجع اس کو قرار دیا ہے کہ وایہ الارض اس کے بعد نکلیے گا۔ حاصل یہ کہ پہلے یا بعد میں جو بکے بارسکین ملاد کے دو قول ہیں۔ واللہ اعلم (حاشیہ ملخصاً) ۱۷۷ یہ علامت بھی قرآن حکیم (سورہ انعام آیت ۱۵) میں بیان کی گئی ہے یَوْمَ یَاۤتِیُ السَّعْفُ اِمَّا یَدْبُرُکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا وَّ اٰیْمَانًا کَذٰبُکُمْ اَمْتٌ مِّنۢ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیۡ اٰیْمَانِہَا غٰیثًا (یعنی جس روز آپ کے رب کی ایک بڑی نشانی آپ پہنچے گی اس روز کسی ایسے شخص کا ایمان کا دم نہ بچے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو، یا ایمان تو پہلے سے رکھتا ہو لیکن اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو بلکہ گناہوں میں مبتلا رہا ہو) چنانچہ صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک یہ واقعہ پیش نہ آجائے کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو پس جب لوگ طلوع ہوتے ہی دیکھیں گے تو سب کسب ایمان لے آئیں گے (جو قول نہ ہوگا) اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس آیت کا یہی مطلب (حاشیہ) ۱۷۸ قیامت کی اس علامت کو صحیح قرآن حکیم نے بیان نہ فرمایا ہے سورہ زمرہ ص ۱۸ میں ارشاد ہے مَتٰی اِذَا فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرُجِعَ رُوحٌ وَّجُوْدٌ وَّہُمْ یُحْیَوْنَ اِلٰی حَلٰبٍ یَّسْتَلُوْنَہَا وَاَنْتَ اَوَّلُ الْاَوَّلِ (یعنی حتیٰ کہ جب ماجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر ملحدی سے تیز رفتاری کے ساتھ اتریں گے اور سچا وعدہ لڑو کی پہنچا دیں گے)۔

بڑے بڑے واقعات، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور ان سب کے آخر میں ایک آگٹ میں سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے خوشحالی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ (مسلم والرداؤد والترذی، وابن ماجہ)

۹۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ زاد رکھ غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیا ہے، ایک وہ جماعت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی۔ اور ایک وہ جماعت جو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگی۔ (نسائی کتاب الجہاد، و مسند احمد اور کنز العمال ج ۱۰ المختارۃ)۔ و مجمع الزوائد ج ۱۰ وسط طبرانی یہ حدیث امام نسائی کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور ان کے یعنی عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ اُن کا قد و قامت میاں اور رنگ سرخ و سفید ہوگا، ہلکے زور رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ سر کے بال اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب

۱۔ مختصر جمع کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں مسند احمد، نسائی، ابو داؤد، ترمذی اور مستدرک حاکم میں صراحت ہے کہ عشر سے مراد ملک شام ہے کیونکہ اس ملک سے جہاد کرومنین ملک شام میں پناہ لیں گے ان روایات کی تفصیل عربی حاشیہ میں ملاحظہ کیجئے جو سب مرفوع اور مستند ہیں۔

۲۔ ہندوستان پر سب پہلا جہاد تو پہلی صدی ہجری میں محمد بن قاسمؒ نے کیا جس میں بعض صحابہ اور اکثر تابعین کی شرکت تھی لیکن اس کے بعد سے آج تک مختلف زمانوں میں ہندوستان کے کفار کے خلاف جہاد متھ رہا ہے میں ہذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث میں ہندوستان پر جہاد کی تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں اس مرفوع پہلا جہاد پر یا جتنے جہاد ہو چکے یا آئندہ ہوں گے وہ سب اس میں شامل ہیں؟ الفاظ حدیث میں نوکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے الفاظ عام ہیں اس کو کسی خاص جہاد کے ساتھ مخصوص و تنقید کرنے کی کوئی وجہ نہیں، اس لئے جتنے جہاد کفار ہندوستان کے خلاف مختلف زمانوں میں ہوتے رہے یا آئندہ ہوں گے انشاء اللہ وہ سب اس عظیم الشان بشارت میں شامل ہیں، واللہ اعلم۔ مدنیج

بھی (چمک اور صفائی کی وجہ سے)، ایسے ہوں گے کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اسلام کی خاطر کفار سے قتال کریں گے، پس صلیب توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ لینا بند کر دیں گے؛ اور اللہ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کو ختم کر دے گا، اور انہی کے ہاتھوں مسیح و ہال کو ہلاک کرے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے، اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

ابوداؤد، وابن ابی شیبہ، و مسند احمد، و صحیح ابن حبان، و ابن جریر

۱۱۔ مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”ابن مریم و ہال کو باب لُد پر قتل کریں گے“ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے اور مسند احمد میں یہ حدیث چار سندوں سے آئی ہے۔ ایک سند میں یہ الفاظ ہیں کہ ”باب لُد کی جانب میں قتل کریں گے“

۱۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عیسیٰ ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے فازل نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی پس (وہ فازل ہو کر) صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ لینا بند کر دیں گے، اور مال پانی کی طرح بہائیں گے حتیٰ کہ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔ (ابن ماجہ و مسند احمد)

۱۳۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا جس کا اکثر حصہ حدیث و ہال پر مشتمل تھا آپ نے میں صحیح بخاری کی ایک حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مزید علامات یہ بیان فرمائی تھیں ”وَجَلَّ أَدَمُ كَأَحْسَنَ مَا أَنْشَأَ مِنْ أَدَمَ الرَّجُلُ سَبْعُ الشُّحُولِ لِقَةِ كَأَحْسَنَ مَا أَنْشَأَ مِنْ أَدَمَ الْيَتَمُ كَقُرْبِ لِقَتِهِ مِنْ مَتَكِبِهِ يَقْعُرُ رَأْسُهُ مَا وَدَّعَهُ أَحْمَرُ كَأَنَّ خَدَّيْهِ مِنْ وَجْهِهِ عَيْنَا عَيْنِ عِلْمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَابِتٌ حَسْبُ كَنْزٍ كَنْزٍ كَمْ هُنَّ بَالُ بَسْتٍ مَعْنَا لَمْ يَنْبَغِ بُوْنُ كَمْ، ہاوں کی لمبائی شانوں تک ہوگی سر سے پانی ٹپکتا ہوگا مستلیم صوم جات کے ہوئے سرخی ہائی رنگ ہوگا جیسے بھی تمام سے غسل کر کے آئے ہوں (علی حاشیہ پر حدیث ۵)

اس سے خبردار کیا اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ  
 ”جب سے اللہ نے ذریت آدم کو پیدا کیا دنیا میں کوئی فتنہ و تہال کے فتنہ سے بڑا  
 نہیں ہوا اور اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو تہال سے ڈرایا  
 ہے اور میں آخری نبی ہوں اور تم بہترین امت، (اس لئے) وہ لامحالہ تمہارے ہی اندر  
 نکلے گا، اگر وہ میری موجودگی (زندگی) میں نکلا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے  
 والا میں ہوں، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے گا، اور اللہ ہر  
 مسلمان کا محافظ و نگہبان ہوگا، وہ شام و عراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا،  
 پس وہ دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو! تم اس وقت  
 ثابت قدم رہنا میں تمہارے سامنے اس کی وہ علامات بیان کئے دیتا ہوں، جو مجھ  
 سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں۔ وہ سب سے پہلے تو یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں،  
 حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، پھر وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں (مگر  
 اسے دیکھنے والے کو پہلی ہی نظر میں ایسی تین چیزیں نظر آجائیں گی جن سے اس کے  
 دعوے کی تکذیب کی جاسکتی ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ آنکھوں سے نظر آ رہا ہوگا حالانکہ  
 تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے، تو اس کا نظر آنا ہی اس بات کی  
 دلیل ہوگا کہ وہ رب نہیں،) اور (دوسری یہ کہ وہ کانا ہوگا، حالانکہ تمہارا رب کانا  
 نہیں،) تیسری یہ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جو ہر مومن پرچہ  
 لے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک جنت اور ایک  
 آگ ہوگی مگر حقیقت میں اس کی آگ جنت ہوگی اور جنت آگ ہوگی۔ پس جو شخص  
 اس کی آگ میں مبتلا ہو اس کو چاہئے کہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۃ کہف کی  
 آیت ”یعنی یا تو دجال کے سحر اور نظر بند کی وجہ سے وہ لوگوں کو برکس دکھائی دے گی کہ باہر  
 سے دیکھنے والا آگ کو جنت اور جنت کو آگ سمجھے گا، یا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا طے سے اس کی جنت کو بطنی طور  
 پر آگ بنا دیگا اور آگ کو بطنی طور پر جنت بنا دے گا (حاشیہ بحوالہ مجمع الباری)

ابتدائی آیات پڑھے۔ ایسا کرنے سے وہ آگ اس کے لئے اسی طرح ٹھنڈی اور پے ضرر ہو جائے گی جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) پر ہو گئی تھی۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ کسی دیہاتی سے کہے گا کہ ”اگر تیرے (مردہ) ماں باپ کو میں زندہ کر دوں تو کیا تو شہادت دے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا ہاں (ہیں) شہادت دوں گا! پس دیہاتی کے سامنے دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت بنا کر آئیں گے اور کہیں گے کہ بیٹا تو اس کی پیروی کر یہ تیرا رب ہے۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہو گا کہ اُسے (اللہ کی طرف سے مؤمنین کی آزمائش کے لئے) ایک (مومن) شخص پر قدرت دی جائے گی پس وہ اس شخص کو قتل کر دے گا اور اُسے سے چہر کر اس کے دونوں ٹکڑے الگ الگ ڈال دے گا، پھر (لوگوں سے) کہے گا دیکھو میرے اس ”بندے“ کی طرف میں اسے ابھی زندہ کروں گا اور یہ پھر کہے گا کہ اُس کا رب میرے سوا کوئی اور ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرمادیں گے اور خبیث (و جال) اس سے کہے گا ”بتا تیرا رب کون ہے؟“ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال ہے، خدا کی قسم (تیرے دجال ہونے کا جتنا یقین مجھے آج ہے اتنا کبھی نہیں تھا۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ بادلوں کو بارش کا حکم دے گا تو وہ بارش برساتی گے اور زمین کو اُگانے کا حکم دے گا تو وہ اُگا لے گی۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہو گا کہ اس کا گند ایک بستی پر ہو گا بستی کے لوگ اس کی تمکذیب کریں گے تو ان کے سارے مویشی ہلاک ہو جائیں گے، اور ایک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ ایک بستی سے گزرے گا وہ لوگ اس کی تصدیق کریں گے تو وہ بادلوں کو بارش کا حکم دے گا، بادل بارش برساتیں گے اور زمین کو اُگانے کا حکم دے گا تو وہ اُگا لے گی، حتیٰ کہ اسی روز شام کو جب اُن کے مویشی چرنے کے بعد واپس آئیں گے تو وہ خوب ٹٹے اور فرہ ہوں گے، ان کی کوکھیں بھری ہوں گی اور تھن دودھ سے بھر پری ہوں گے۔

مکہ اور مدینہ کے علاوہ زمین کا کوئی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جو اس کے پاؤں تلے نہ آیا ہو اور جس پر اس کا ظہور نہ ہوا ہو، البتہ جس درہ سے بھی وہ مکہ یا مدینہ نہ آجائے گا قشتے نکلی سلاویں لئے اس کے سامنے آجائیں گے، (ادودہ آگے بڑھنے کی ہرأت نہ کر سکے گا) چنانچہ وہ کھادی زمین کے کنارے سرخ ٹیلے کے پاس پرٹاؤ ڈال دینگا، اب مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے جن کے باعث ہر منافق مرد و عورت مدینہ طیبہ سے نکل کر دجال سے چھائے گا (ان زلزلوں کے ذریعہ مدینہ طیبہ گندگی (منافقوں) کو اپنے سے اسی طرح دور کر دے گا جس طرح لوہار کی دھونکنی (جس سے آگ کو ہوا دی جاتی ہے) کو بے کار رنگ دور کر دیتی ہے) اسی لئے اس دن کو "یوم نجا" کہا جائے گا۔

(یہ حالات سن کر) ائمہ شریک بنت ابی العکر (ایک جلیلہ القدر صحابیہ) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اس زمانہ میں کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ عرب اس زمانہ میں تھوڑے ہوں گے، اور ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ہوں گے، ان کا امام (پیشوا) ایک مرد صالح ہوگا (اور ایک دن یہ واقعہ ہوگا کہ) ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا ہی ہوگا کہ ان میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے، چنانچہ امام پیچھے ہٹے گا تا کہ نماز پڑھانے کے لئے عیسیٰ (علیہ السلام) کو آگے کرے مگر عیسیٰ علیہ السلام اس کے کاندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے۔ آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ نماز کی اقامت تمہارے ہی لئے ہوئی ہے، لہذا (اس وقت) مسلمانوں کو ان کا امام ہی نماز پڑھائے گا۔

جب امام نماز پڑھا کر فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو!

۱۔ مقصد سوال کا یہ تھا کہ عرب تو نہایت بہادری اور جہاد نمازی سے اسلام کا دفاع کرنے والے ہیں، ان کے ہوتے ہوئے دجال کو اتنا فساد پھیلانے کا موقع کیسے مل جائے گا؟ ۲۔ اسکی نماز باجماعت کا ایک ادب یہ معلوم ہوا کہ جب کوئی امامت کا اہل شخص نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے یا اقامت پڑھی جائے، اس وقت کوئی اس سے افضل شخص آجائے تو اس افضل کو چاہئے کہ پہلے امام کے بلانے کے باوجود آگے نہ بڑھے اور پہلے انہی کے پیچھے نماز پڑھے۔ ۱۲۔



دروازہ کھول دیا جائے گا، اس کے پیچھے دجال ہوگا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن میں سے ہر ایک کے پاس زیور سے آراستہ تلوار اور ساج (ایک قیمتی دھن کی پٹے) کا لباس ہوگا، جب دجال عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نم گھلتا ہے، اور ہاگ کھڑا ہوگا، عیسیٰ (علیہ السلام) اس سے فرمائیں گے کہ میری ایک ایسی ضرب تیرے لئے مقدر ہو چکی ہے جس سے تو بکل نہیں سکتا چنانچہ وہ اُسے ”لُد“ کے مشرقی دروازے پر جائیں گے اور قتل کر ڈالیں گے، پس اللہ یہودیوں کو شکست دے گا ”اور اللہ کی مخلوق میں سے جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی پھینکا چاہے گا خواہ پتھر ہو یا درخت، دیوار ہو یا جانور ہو اللہ اُسے گریانی عطا فرما دے گا، اور وہ پکارے گی کہ ”اے مسلمان بندہ خدا یہ یہودی ہے، اگر اسے قتل کر ڈالے اور اسی حدیث میں چند سطروں کے بعد ہے کہ)

اور عیسیٰ علیہ السلام (سرکاری طور پر) زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں گے، پس نہ بکری کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی نہ اونٹ کی (کیونکہ سب مالدار ہوں گے زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہے گا) نہ بغض و عداوت ختم ہو جائے گی، اور ہر ذریعے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا حتیٰ کہ چھوٹا بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا تو سانپ گزند نہ پہنچائے گا، اور چھوٹی بچی شیر کا منہ اپنے ہاتھ سے کھولے گی تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا اور بکریوں کے ریڑھیں بھیڑیا اس طرح رہے گا جیسے ان کی حفاظت کرنے والا کتا زمین امن و امان سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور کلمہ (سب کا) ایک ہوگا، پس اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے گی آمین

(ابن ماجہ، ابوداؤد، ابی نعیم، والحاکم)

۱۰ اللہ ہی جانتا ہے کس چیز کا دروازہ مراد ہے؟ شیخ ابوالفتح البوقدہ رحمہ اللہ نے اپنے حاشیہ میں مسجد کا دروازہ مراد لیا ہے ۱۲ اے گے اس حدیث میں مریدہ تفصیلات ہیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے بقصد اختصار آخری حصہ ذکر نہیں فرمایا جن حضرات کو شوق ہو وہ اس کتاب کے شامی بیاض میں یہ حصہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو ناشر نے اس میں شامل کر دیا ہے ۱۲

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شبِ معراج میں ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پس انھوں نے اس معاملہ میں ابراہیم (علیہ السلام) سے رجوع کیا (کہ وہ وقتِ قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) (حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ”مجھے اس کا کوئی علم نہیں“ پھر حضرت موسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے بھی فرمایا کہ ”مجھے اس کا کوئی علم نہیں“ پھر حضرت عیسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے فرمایا جہاں تک وقتِ قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں، یہ بات تو اتنی ہی ہے، البتہ جو عہد پروردگار عز و جل نے مجھ سے کیا ہے اس میں یہ ہے کہ وہاں نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی پس وہ مجھے دیکھتے ہی رانگ (یا سبیس) کی طرح گھٹنے لگے گا۔ پس اللہ اس کو ہلاک کریگا یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مردِ مسلم میرے نیچے ایک کافر چھپا ہوا ہے، اگر اُسے قتل کر دے، چنانچہ اللہ اُن سب کافروں کو ہلاک کر دے گا۔

پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور وطنوں کو واپس ہو جائیں گے تو اُس وقت ماجر ج نکلیں گے جو کثرتِ اور تیز رفتاری کے باعث ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے، وہ شہروں کو روند ڈالیں گے جس چیز پر اُن کا گزرنہوگا اس کا خاکہ کر دیں گے، جس پانی، نہر، چشمہ، کنویں یا دریا وغیرہ سے گزریں گے اُسے پی کر ختم کر دیں گے۔

پھر لوگ میرے پاس آکر اُن کی شکایت کریں گے، میں اللہ سے ان کے بارے میں بددعا کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے گا اور مار ڈالے گا حتیٰ کہ زمین ان کی بدبو سے متعفن ہو جائے گی، اب اللہ عز و جل بارش برساے گا جو ان کی لاشیں ہما کر مند میں ڈال دے گی۔

(راوی فرماتے ہیں کہ آگے اس حدیث کا کچھ حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا، ایک دوسرے راوی یزید بن ارون کہتے ہیں کہ پوری بات یہ تھی کہ پھر سپاڑو صحن دیجے جائیں گے اور زمین چڑے کی طرح پھیلا کر سیدھی دی جائے گی، پھر اصل راوی کہتے ہیں کہ عیسیٰ

علیہ السلام نے فرمایا ”پس جن امور کا عہد میرے رب نے مجھے کیا ہے اُن میں یہ بھی ہے کہ جب ایسا ہو چکے تو قیامت کا حال پوسے دنوں کی اُس کا بہن (عالمہ) کی طرح ہوگا جس کے مالک نہیں جانتے کہ وہ دن یا رات میں کب اچانک بچہ دیدیگی (مسند احمد، حاکم، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، فتح الباری، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، بیہقی، الدر المنثور)۔

۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انبیاء باپ شریک بھائیوں کی طرح ہیں، کہ ان سب کا دین ایک (ایک شریعت) ہے۔ جدا جدا ہیں اور میں عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ — وہ نازل ہوں گے جب تم انھیں دیکھو تو پہچان لینا، (ان کی پہچان یہ ہے) وہ درمیانہ قدم تاقامت کے ہوں گے، رنگ سُرخ و سفید ہوگا، بال سیدھے اور ایسے (صاف اور چمکدار) ہوں گے کہ وہ اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی یوں معلوم ہوگا جیسے ابھی اُن سے پانی ٹپک رہا ہو۔ بلکہ زرد رنگ کے دھڑوں میں ہوں گے، پس وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے، تمام ملتوں کو معطل کر دیں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کا خاتمہ کر دے گا، اور اللہ ان کے زمانہ میں کذاب مسیح و جال کو ہلاک کرے گا اور زمین میں امن و امان کا دور دورہ ہوگا، حتیٰ کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے کالوں کے ساتھ اور بھیرے بکریوں کے ساتھ ایک جگہ چرائیں گے۔ بچے اور لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا،

پس عیسیٰ علیہ السلام جب تک اللہ چاہے گا دنیا میں رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ کر انھیں دفن کریں گے (مسند احمد)

۱۶۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جس کی تفصیل)

لے دین کو باپ سے اور شریعت کو ماں سے تشبیہ دی گئی ہے، کیونکہ اصل دین یعنی عقائد سب انبیاء کے ایک تھے، البتہ شریعت یعنی فقہی مسائل مختلف امتوں میں مختلف رہے اور ف

ابونصرہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کے روز عثمان بن ابی العاصؓ کے پاس اس غرض سے آئے کہ اپنا ایک نسخہ (جو حدیث یا قرآن حکیم کا تھا) ان کے نسخہ سے ملا کر دیکھیں کہ ہمارے نسخہ میں کوئی غلطی تو نہیں، پس جب جمعہ کا وقت ہوا تو انھوں نے ہمیں غسل کرنے کا حکم دیا، غسل کے بعد ہمارے پاس خوشبودار لٹی گئی وہ نکا کہ ہم مسجد چلے گئے اور وہاں ایک شخص کے پاس جا بیٹھے جس نے ہمیں دجال کے بارے میں حدیث سنائی۔

پھر عثمان بن ابی العاصؓ آئے تو ہم اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھے۔ اب انھوں نے عثمان بن ابی العاصؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمانوں کے تین شہر ایسے ہوں گے کہ ان میں سے ایک شہر تو دو سمندرؤں کے ملنے کی جگہ پر واقع ہوگا، ایک شہر حیوہ کے مقام پر ہوگا اور ایک شہر شام میں ہے تین بار (ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ) لوگ گھبرا اٹھیں گے پھر جلد ہی لوگوں کے برابر میں دجال نکل آئے گا، پس وہ مشرق کی طرف کے لوگوں کو شکست دیدے گا، اور سب سے پہلے اس شہر میں وارد ہوگا جو دو سمندرؤں کے ملنے کی جگہ پر واقع ہے اور اہل شہر کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ یہ کہہ کر دیں رہ جائے گا کہ دیکھیں دجال کون ہے اور کیا کرتا ہے، اور ایک گروہ دیہات میں منتقل ہو جائے گا، اور ایک گروہ برابر والے شہر میں منتقل ہو جائے گا، اس وقت دجال کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے جن کے اوپر طیلسان (ایک خاص قسم کی عبی و بیڑ چادر) ہوگی، اس کے اکثر نیر و عورتیں اور یہودی ہوں گے، پھر دجال اس شہر کے قریب والے

لے بظاہر بحر روم اور بحر فارس مراد ہیں (حاشیہ) لے حیرہ عراق کا وہ علاقہ ہے جس کے قریب یہی صحا کے دور میں شہر کوثر آباد ہوا (حاشیہ بحوالہ معجم البلدان)۔

۳۔ آج کل صرف ”سودیہ“ کو شام کہا جاتا ہے جس کا دار الحکومت ”دمشق“ ہے لیکن پہلے ملک شام بہت بڑا تھا، طول میں دینا ئے فرات (عراق) سے اور عرض میں جہاں مصر شروع ہوتا ہے، اور عرض میں جو یہ زمانے عرب سے بحر روم تک پھیلا ہوا تھا، اردن، فلسطین، لبنان، موجودہ سودیہ، دمشق، بیت المقدس، طرابلس، انطاکیہ سب اسی کے تحت تھے (معجم البلدان لیا قوت ص ۱۲۷ ج ۱) لہذا احادیث میں شام سے اصل ملک شام مراد ہے صرف سودیہ نہیں۔ رفیع۔

شہر میں آئے گا، اس شہر کے باشندوں کے (بھی) تین گروہ ہو جائیں گے، ایک گروہ کہیگا کہ ”دیکھیں وصال کون ہے اور کیا کرتا ہے، اور ایک گروہ دیہات میں چلا جائے گا، اور ایک گروہ قریب والے اس شہر میں چلا جائے گا جو شام کی مغربی جانب میں ہوگا۔

اور (بالآخر) مسلمان اقلیت نامی گھاٹی کی طرف سمت جائیں گے، اور اپنے مویشی (چرنے کے لئے) بھیجیں گے جو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، ان کو یہ نقصان بہت شاق گذرے گا، اور شدید بھوک اور سخت مشقت میں مبتلا ہو جائیں گے، حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلہ جلا کر کھائیں گے یہ اسی حال میں ہوں گے کہ سحر کے وقت کوئی پکارنے والا تین بار یہ آواز نکالے گا کہ ”اے لوگو تمہارے پاس فریاد رس آپہنچا“ یہ سن کر لوگ آپس میں کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے!

اور نماز فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا ”یا روح اللہ آگے آ کر نماز پڑھاؤ“ وہ فرمائیں گے کہ اس امت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں، اس لئے تم ہی نماز پڑھاؤ، پس مسلمانوں کا امیر آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام نماز سے فارغ ہو کر اپنا حربہ سنبھالیں گے اور وصال کی طرف روانہ ہو جائیں گے وصال ان کو دیکھتے ہی رائگ کی طرح پگھلنے لگے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ اس کے سینہ کے نیچوں پہ مار کر اُسے قتل کر ڈالیں گے اور اس کے ساتھ شکست کھا جائیں گے، اُس دن ان میں سے کسی کو بھی کوئی چیز اپنے پیچھے نہیں چھپائے گی، حتیٰ کہ درخت کہے گا ”اے مومن یہ کافر ہے“ اور پتھر کہے گا ”اے مومن یہ کافر ہے“۔ (مسند احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی، حاکم، والدر المنثور)

۱۷۔ حضرت سمرقہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ کے دوران ایک طویل حدیث بیان کی جس میں انھوں نے فرمایا کہ ”پھر آپ نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف خمس کی نماز سے فارغ ہو کر) سلام پھیر دیا، پس آپ نے اللہ کی حمد

لے یہ دو میل لمبی گھاٹی اردن میں واقع ہے (حاشیہ بحوالہ جمع البدان یاقوت)

۱۸۔ سورج کا گرہن ہوتا ہے

دنیا فرمائی اور کلمہ شہادت پڑھا، پھر فرمایا کہ،

اے لوگو! میں بَشَر ہوں اور اللہ کا رسول ہوں، لہذا میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں  
اگر تم یہ محسوس کرتے ہو کہ میں نے اپنے رب کی تبلیغ رسالت میں کوئی کوتاہی کی ہے تو  
تم نے مجھے اس کی اطلاع نہیں دی تاکہ میں تبلیغ رسالت اس طرح کرتا جس طرح کہ  
کرنی چاہئے اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے تبلیغ رسالت کر دی ہے تو اس کی بھی تم  
نے مجھے خبر نہیں کی، (خلاصہ یہ کہ تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ اللہ کے جو پیغامات میں نے  
تم کو پہنچائے وہ تم سمجھ گئے ہو یا نہیں؟) لوگ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور سب نے کہا  
کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے پروردگار کی تعلیمات پہنچادی ہیں، اور اپنی امت  
کی خیر خواہی فرمائی ہے اور جو فریضہ آپ کے اوپر تھا ادا کر دیا ہے، پھر لوگ خاموش ہو گئے  
تو آپ نے فرمایا

اما بعد :- یعنی لوگ کہتے ہیں کہ اس آفتاب اور ماہتاب کا گرہن ہونا اور ان  
ستاروں کا اپنے اپنے مطلع سے ٹھٹھانا اہل زمین کے بڑے بڑے لوگوں کی موت  
کے باعث ہوتا ہے، انھوں نے جھوٹ کہا، اور صحیح بات یہ ہے کہ اللہ کی (قدرت کی)  
نشانیوں میں سے یہ بھی ایک قسم کی نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا  
امتحان لیتا ہے تاکہ یہ دیکھے کہ ان میں سے کون توبہ کرتا ہے، بخدا جس وقت میں نماز  
میں کھڑا تھا اس وقت میں نے ان (بڑے بڑے) واقعات کو دیکھا ہے جو تمہیں دنیا و  
آخرت میں پیش آنے والے ہیں۔

اور بخدا جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی، ان میں آخری  
کذاب کا نام قحط ہے جس کی باتیں آنکھ ابھرتی (ایک انصاری بزرگ صحابی) کی آنکھ  
کی طرح مسسوح ہوگی۔ جب وہ نکلے گا تو خدائی کا دعویٰ کرے گا، پس جو شخص اس پر  
ایمان لے آئے گا اور اس کی تصدیق اور پیروی کرے گا اُسے پھل کوفی نیک عمل نفع نہ

لے گا

میں مسسوح وہ چیز جس پر ہاتھ پھیر دیا گیا ہو مطلب یہ کہ اس کی باتیں آنکھ ایسی بے نور ہوگی جیسے ماتہ  
پیر کاس کا نور بجھا دیا گیا ہو یعنی مستند دلائل میں جو ہے کہ اس کی آنکھ انکو دی طرح باہر نکلی ہوگی  
بقیہ صفحہ ۶۹ پر

دے گا اور تدبیر کی وجہ سے اس کے سارے نیک اعمال باطل اور بے کار ہو جائیں گے، اور جو شخص اس کی نافرمانی اور تکذیب کرے گا اس کو پچھلے کسی (بڑے پھل کی سزا نہ دی جائے گی) یعنی اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

وَجَالِ حَرَمٌ (یعنی مکہ مدینہ) اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر مستطط ہوگا اور مومنین کو بیت المقدس میں محصور کر دے گا، جو سخت پریشانی میں مبتلا ہوں گے۔ پس ان میں صبح کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (تشریف فرما ہوں گے، پس اللہ تعالیٰ اور اس کے لشکروں کو شکست دے دے گا۔ جتنی کہ دیوار کی بنیاد اور وراثت کی جڑ بھی آواز دے گی کہ "اے مومن میری آڑ میں یہ کافر چھپا ہوا ہے اگر اسے قتل کر دے" اور وہ واقعہ (قیامت کا) پیش نہیں آئے گا جب تک کہ تم ایسے واقعات نہ دیکھو جو جو تعالیٰ نزدیک بہت بڑے ہوں گے۔ تم اس وقت ایک دوسرے سے پوچھا کر و گے کہ کیا تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس واقعہ کے بار میں کچھ فرمایا تھا؟ نیز (قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی) جب تک کہ پاڑا اپنے مرکزوں سے نہ ہٹ جائیں پھر اس کے بعد قبض (ارواح) ہوگا (یعنی قیامت آجائے گی) یہاں آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

ثعلبہ بن عباد (جنہوں نے یہ حدیث حضرت سمرہ بن جندب سے سنی) فرماتے ہیں کہ میں پھر حضرت سمرہ بن جندب کے، ایک اور خطبہ میں حاضر ہوا تو اس میں بھی انہوں نے یہ حدیث بیان کی نہ کسی لفظ کو مقدم کیا نہ مؤخر

(مسند رک حاکم، ومسنند احمد، والدر المنثور، وابن خزيمة، وطحاوی، وابن حبان وابن جریر)

بقیہ حاشیہ ۱۵: اس سے مراد اس کی باتیں آنکھ سے آگے حدیث وہیں اس کی صراحت آ رہی ہے خلاصہ یہ کہ اس کو دونوں آنکھیں عیب لڑ بڑگی باتیں آنکھ مسوح (بچے فور بھیجی ہوئی) ہوگی جسے حدیث وہیں کافی تھے غیر کیا گیا ہے اور وہیں آنکھ انکو کی طرح باہر کو نکلی ہوئی ہوگی جس کے بارے میں حدیث وہیں: بینه الیمنی ظفرًا فیلکھ، فرمایا گیا ہے حاشیہ ۱۶: ہذا اے حضرات صحابہ کرام اور محدثین کی یہ غایت دیر احتیاط اور قوت حافظہ کی دلیل ہے کہ حدیث کے الفاظ میں کسی تقدیم و تاخیر سے بھی اعتبار نہ فرماتے تھے فوراً ہم اللہ جل جلالہ ۱۷

وکنز العمال، البروداؤد، نسائی، ترمذی و ابن ماجہ، اور بخاریؒ نے بھی یہ حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی ہے۔

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے دورِ اوّل میں یہی اور آخری دور میں عیسیٰ (علیہ السلام)۔ (حاکم، کنز العمال، الدر المنثور، مشکوٰۃ، نسائی)

۱۹۔ جلیل القدر تابعی حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ ایسی امت کو ہرگز مسموٰ نہیں کرے گا جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ (علیہ السلام)۔ (ابن ابی شیبہ، الحکیم الترمذی، الحاکم، و الدر المنثور)۔

۲۰۔ حضرت ابو الطفیل اللیثی فرماتے ہیں کہ جب میں کوفہ میں تھا تو یہ افواہ اُڑی کہ دجال نکل آیا، ہم حضرت حدیقہ بن اسید (رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور میں نے کہا کہ ”یہ دجال تو نکل آیا ہے“ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، اتنے میں اعلان ہوا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹ ہے۔

پس (حضرت) حدیقہؒ نے فرمایا کہ دجال اگر تمہارے زمانہ میں نکلتا تو بچتے اسے کنکریاں مارتے وہ تو ایسے زمانہ میں نکلے گا۔ جب اچھے لوگ کم رہ جائیں گے، دین میں کمزوری آجائے گی، اور آپس کی عداوتیں پھیلی ہوئی ہوں گی، پس وہ ہر گھٹ پر اترے گا اور (مسافرتیں اتنی تیز رفتاری سے قطع کرے گا کہ گویا) اس کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی جیسے کہ مینڈھے کی کھال لپیٹ دی جاتی ہے جتنی کہ وہ مدینہ (کے آس پاس) آئے گا بیرون مدینہ پر اس کا غلبہ ہو جائے گا اور اندرون مدینہ سے اسے روک دیا جائے گا، پھر وہ ایلیا (بیت المقدس) کے پہاڑ تک آئے گا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کر لے گا، مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا کہ اس سرکش سے جنگ کرنے میں تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ (اس کا مقابلہ کرو) یہاں تک کہ تم اللہ سے جا ملو، یا فتح یاب ہو جاؤ، پس مسلمان ملے کر لیں گے کہ صبح ہوتے ہی اس سے جنگ کریں گے، اب مسلمان اس حال میں صبح

---

لے اعلیٰ میں راحت ہے کہ مدینہ کے ہر راستہ پر اس زمانہ میں فرشتوں کا پہرہ ہوگا جو لسانہ انداز نے نہیں دیں گے۔ (ر۔ ف)



کریں گے کہ عیسیٰ ابن مریم ان کے ساتھ ہوں گے، پس عیسیٰ علیہ السلام ونبال کو قتل کریں گے اور اس کے ساتھیوں کو شکست دیدیں گے۔ (مستدرک حاکم، والد المنشور)

۲۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ مرد عیسیٰ ابن مریم کو پائیں گے اور دجال سے ہونے والی جنگ میں شریک ہوں گے۔ (الدرا المنثور، مستدرک حاکم، کنز العمال، ابن خزیمہ، اوسط طبرانی وجمع الروائد)۔

۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو عیسیٰ ابن مریم کو پائے ان کو میرا سلام پہنچا دے۔ (الدرا المنثور، مستدرک حاکم)

۲۳۔ حضرت داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی: پہلی زمین میں دھنسا دینے کا ایک واقعہ مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک بحیرہ العرب میں ونبال، دھواش، نزول عیسیٰ، یا خروج ماجوج، واثیر الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور ایک آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی عسکری طرف لے جائے گی، چھوٹی اور بڑی حیوانی کو جمع کر دے گی (یعنی ہر چھوٹے بڑے ضعیف اور قوی آدمی کو عسکری جمع کر دے گی)۔ (طبرانی، حاکم، ابن مردودہ، اور کنز العمال)

۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے پس سب سے پہلی نماز فجر کے علاوہ باقی نمازوں میں مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے اور (نماز پڑھاتے ہوئے)

۱۔ ان سب علامات کی تشریح حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے، اس کی مراجعت کی جملے رفیع، ۲۔ حدیث کے آخر میں ہے کہ یہ آگ زمین سے نکلے گی، دونوں میں کوئی تداخل نہیں کیونکہ عدن بھی یمن ہی کا علاقہ ہے اور لفظ گمرانی کی تشریح آگے حدیث ۲۳ کے حاشیہ میں ملاحظہ کی جائے۔

۳۔ کیونکہ کچھ کئی احادیث میں گزر چکا ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سب سے پہلی نماز کی امامت امام مہدی کریں گے (۱۲ درف)

رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لَيْسَ حَيْدًا کے بعد بطور دعا فرمائیں گے "اللہ تعالیٰ کو قتل کرے اور مؤمنین کو غالب کرے۔"

(مسایہ شایعہ شرح وقایہ بحوالہ صحیح ابن حبان، و مجمع الزوائد بحوالہ برزوار)

۲۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میری عمر طویل ہوئی تو مجھے امید ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کروں پس اگر میری موت جلد آگئی تو جو ان سے ملے اُن کو میرا سلام پہنچا دے۔ یہ حدیث امام احمد نے اپنی مسند میں مرفوعاً روایت کی ہے (یعنی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرار دیا ہے) اور امام احمد نے اپنی مسند میں دوسری سند سے بحیثیت اسی مضمون کی ایک روایت نقل کی ہے یعنی اس میں یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت ابوہریرہ کی طرف منسوب کیا ہے اور سندیں دونوں روایتوں کی صحیح ہیں ایک سے یہ ارشاد اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوتا ہے اور دوسری سے حضرت ابوہریرہؓ کا۔

مگر جو شخص اس باب کی احادیث میں غور و فکر سے کام لے گا اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ

۱۔ احقر کی سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ نفاذ بطور دعا کے ہوگا۔ ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا گیا ہے اور قرینہ یہ ہے کہ حدیث میں سَمِعَ اللّٰهُ لَيْسَ حَيْدًا کے بعد بغیر عطف کے قتل اللہ الدجال واخلاء المؤمنین آیا ہے اور ظاہر ہے سَمِعَ اللّٰهُ لَيْسَ حَيْدًا جملہ دعائیں ہیں۔ لہذا ماننا سہیہ کہ بعد کا جملہ بھی دعائیں ہو اور بظاہر یہ دعا قنوتِ نماز کے طور پر ہوگی جو جہاد و مصائب کے وقت مسلمانوں کی حفاظت اور دشمنوں پر فتح کے لئے نفاذِ فوری آخری رکعت میں رکوع کے بعد جمعہ سے پہلے قریش کی جاتی ہے اور شیخ عبد الفتاح البرقہ وہم ظلم نے اسے جملہ خبریہ قرار دیا ہے پھر اس پر جو اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری احادیث میں صراحت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و جلال کو اپنے حربہ سے باپ لڈ پر قتل کریں گے اور زیر بحث جملہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ثناءِ نماز میں قتل کریں گے، دونوں حدیثوں میں تضاد ہوا تو اس کا جواب انھوں نے اپنے شیخ سے یہ نقل کیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ نماز صلوٰۃ الخوف ہو جو باب لڈ کے مقام پر ادا کی جا رہی ہو کہ اگر ثناء نماز میں عیسیٰ علیہ السلام کو و جلال نظر آجائے گا چنانچہ آپ حربہ سے نماز کے اندر ہی اس کا کام تمام کر دیں گے واللہ اعلم۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانے کی وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہے اور حضرت ابوہریرہؓ نے بھی، لہذا اس حد تک یہ روایت حرفِ حق بھی صحیح ہے موقوفاً بھی، رہا اس حدیث کا پہلا جملہ کہ ”اگر میری عمر طویل ہوئی تو مجھے امید ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کروں“ تو اس باب کی احادیث میں غور و فکر اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ یہ ارشاد صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے، اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں و جہ یہ ہے کہ احادیثِ کثیرہ میں اس بات کی صراحت ہے کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے وقت اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہوگی، مثلاً صحیح مسلم اور مستدرکِ حاکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پر آکر مجھے سلام کریں گے اور میں سلام کا جواب دوں گا۔

۲۶۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ توراۃ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات لکھی ہوئی ہیں، اور یہ کہ عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس دفن کئے جائیں گے۔  
(ترمذی، والدرد المنثور)

۲۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے اوّل میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام، اور درمیان میں مہدی۔

(نسائی، والبیہیم، والحاکم وابن عساکر، کنز العمال والسرائح المنیر)

۲۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے عیسیٰ ابن مریم کے کسی کو نہیں دی گئی۔  
(الجامع الصغیر بحوالہ ابو داؤد طیالسی، والسرائح المنیر)

۱۔ یہ مضمون حدیثِ ۲۷ کے آخر میں بھی گذر چکا ہے۔

۲۔ چنانچہ روزِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے لئے مگہ خالی رکھی گئی ہے۔ (رواف)

۳۔ درمیان سے مراد آخری زمانہ سے متصل پہلے کا زمانہ ہے! اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا اور امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے جیسا کہ کچھ کئی احادیث میں بیان ہوا ہے

۲۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری طبیعت میں ایک یہودی عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کی آنکھ بے نور (اور) باہر نکلی ہوئی ابھری ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف ہوا کہ (شاید) یہ وصال ہو (پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسے دیکھنے تشریف لے گئے) تو اسے ایک چادر کے نیچے دلیٹا ہوا پایا، وہ اس وقت کچھ بڑا رہا تھا، اس کی ماں نے اُسے فوراً خبردار کیا کہ اُسے عبد اللہ یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں ان کے پاس جاؤ یہ سنتے ہی وہ چادر سے باہر آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ماں کو کیا ہو گیا اللہ اسے غارت کرے اگر وہ اس کو اپنے حال پر، چھوڑ دیتی تو یہ اپنی حقیقت ضرور ظاہر کر دیتا، (یعنی اس کی باتیں سن کر حیرت نہائی میں کر رہا تھا ہمیں اس کی حقیقت حال معلوم ہو جاتی) پھر آپ نے اس لڑکے سے پوچھا ”اے ابن صائد تجھے کیا نظر آتا ہے؟“ اس نے کہا ”میں حق دیکھتا ہوں اور باطل دیکھتا ہوں اور ایک تخت پانی پر (بچھا ہوا) دیکھتا ہوں (حضرت جابرؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لے کر نکلا اس میں وصال کی متعدد علامات پائی جاتی تھیں مگر یہاں اشکال ہوتا ہے کہ وصال کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نہ زمین میں داخل ہو سکے گا نہ مکہ میں حالاً نہ یہ لڑکا نہ زمین میں پیدا ہوا وہیں چل کر جہان ہوا اور بڑا ہو کر صحابہ کرام کی معیت میں حج کے لئے مکہ مکرمہ گیا، پھر اس کے وصال ہونے کا اندیشہ کیوں ہوا؟ جواب یہ ہے کہ جس وقت کا یہ واقعہ ہے اس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ ریحی معلوم نہیں ہوا تھا کہ وصال مکہ اور مدینہ میں داخل ہو سکے گا۔ بعد میں جب بندہ ریحی یہ معلوم ہو گیا تو آپ کا اندیشہ ختم ہو گیا۔ لے روایات میں اس لڑکے کے متعدد نام آئے ہیں عبد اللہ، ابن صائد، ابن الصائد اور ابن صیاد وابن الصیاد اور صفائی یہ سب اس کے نام ہیں، بظاہر اس کا نام عبد اللہ اس وقت رکھا گیا جب بڑا ہو کر اس نے اسلام قبول کیا اور یہاں ماں نے بظاہر اس کا بچپن کا نام لے کر کچا رہا ہو گا، مگر راوی نے اس کا اسلامی نام ذکر کر دیا (حاشیہ) لے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت ہے لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تھی کہ یہ بچہ عجیب و غریب باتیں کرتا ہے اور بعض غیب کی باتیں بھی کرتا ہے۔ اسی لئے آپ نے یہ سوال کیا ۵۰ مسند احمد کی ایک اور روایت میں ہے کہ ابن الصیاد نے یہ جواب دیا کہ ”میں ایک تخت سمندر پر دیکھتا ہوں“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ابلیس کا تخت ہے“

صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا حال واضح نہ ہوا تو آپ نے پوچھا ”کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں؟“ اس نے کہا کیا آپ شہادت دیتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں (اور تو ان میں سے نہیں ہے کہ تجھ پر ایمان لاتا) پھر آپ وہاں سے تشریف لے آئے اور اُسے اُس کے حال پر اچھوڑ دیا۔

اس کے بعد آپ ایک مرتبہ پھر اس کے پاس تشریف لائے تو اُسے کچھ دے بارغ میں پایادہ اس وقت بھی بڑبڑا رہا تھا، اور اس مرتبہ بھی اس کی ماں نے اُسے بتا دیا کہ اے عبداللہ یہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے ہیں، آپ نے فرمایا ”اس عودت کو کیا ہو گیا، اللہ اسے غارت کرے اگر یہ اسے نہ بتاتی تو وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا (حضرت جابرؓ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہش تھی کہ (اس کی بے خبری میں) اس کی کچھ باتیں سن لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ وہی دجال ہے یا نہیں؟ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سے پوچھا ”اے ابن صائد تجھے کیا نظر آتا ہے اُس نے کہا“ میں حق دیکھتا ہوں اور باطل دیکھتا ہوں، اور ایک تخت پانی پر (بچھا ہوا)

۱۔ ابن الصائد کا حال جو اس حدیث اور دوسری متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ مدینہ طیبہ کے یہودیوں میں سے تھا، اور اس کے حال کا منہوں کی طرح کے تھے کہ کبھی سچ بھی برتا تھا کہ کثرتِ جھوٹ برتا تھا پھر بڑا ہجوگرا مسلمان ہو گیا، اور مسلمانوں کے ساتھ حج وغیرہ میں شریک ہوا، پھر اس کے کچھ احوال ایسے ظاہر ہوئے جو دجال کی علامات میں سے تھے، پھر یزید کے دورِ حکومت میں مدینہ طیبہ میں حرہ کے مقام پر جو مسلمانوں میں خانہ جنگی ہوئی اس میں یہ لاپتہ ہو گیا۔ علمائے محققین نے صراحت کی ہے کہ یہ وہ دجال نہیں تھا جس کی خبر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دی ہے کہ اُسے حضرت عبید بن جراحؓ قتل کر دیں گے کیونکہ اسی کتاب کی متعدد احادیث میں صراحت گزر چکا ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا، لہذا اگر اسی صیاد مدینہ میں مل کر ہوا تو اور حج کے لئے مکہ نہ بھی گیا اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کے دجال ہونے کا شبہ نہ اس وقت تک راجح نہ تھا جب تک دجال کی منسل علامات آپ کو معلوم نہیں تھیں، منسل علامات معلوم ہونے کے بعد یہ شبہ جاتا رہا اور شدید ہوتا رہتا ہے کہ خود آپ نے ہی متعدد احادیث میں صراحت فرمادی کہ دجال مکہ مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا اور وہ قرب قیامت میں ظاہر ہوگا۔

دیکھتا ہوں، آپ نے پوچھا ”کیا تو میرے رسول اللہؐ ہونے کی شہادت دیتا ہے، اس نے کہا ”کیا آپ میرے رسول اللہؐ ہونے کی گواہی دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں، غرض اس مرتبہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا حال مشتبہ ہی رہا پھر آپ وہاں سے تشریف لے آئے اور اُسے اس کے حال پر چھوڑ دیا،

اس کے بعد آپ تیسری یا چوتھی مرتبہ تشریف لائے اس وقت ابو بکرؓ اور عمر بن الخطابؓ بھی مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں آپ کے ساتھ تھے، اور میں (جابرؓ) بھی آپ کے ساتھ تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امید پر ہم سے آگے نکل گئے کہ اس کی کوئی بات سن لیں گے لیکن اس کی ماں نے پھر اس وقت کی اور بول اٹھی کہ اے عبداللہ یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم، آگئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے کیا ہو گیا ہے اللہ اسے غارت کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو وہ (اپنی حقیقت) ظاہر کر ہی دیتا۔

پھر آپ نے پوچھا ”اے ابن صائد تجھے کیا نظر آتا ہے؟“ اس نے کہا میں حق دیکھتا ہوں اور باطل دیکھتا ہوں، اور پانی پر ایک تخت دیکھتا ہوں، آپ نے پوچھا ”کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے کہا ”کیا آپ شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ آپ نے فرمایا ”میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں (اور تو ان میں سے نہیں کہ تجھ پر ایمان لاتا، غرض اس مرتبہ بھی آپ پر اس کا حال مشتبہ رہا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ابن صائد، ہم نے تیرے امتحان کے لئے ایک بات بول دی ہے، اچھا پائی ہے، بتا وہ کیا ہے؟“ اس نے کہا لا الذُّخْرَ لا الذُّخْرَ ”آپ نے فرمایا ”ذیل ہو ذلیل ہو۔“

(حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ

میں دوسری روایات میں ہے کہ آپ نے وہاں قرآن حکیم کی یہ آیت سوچی تھی ”كَانَ ذُقْتُمْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ“ جسے مذکورہ بالا آیت میں دُحَان (دھواں) کا ذکر تھا، پھر وہی آیت تو وہ کہنا نا اعتقاد دُحَان بھی نہ بتا سکتا صرف الذُّخْرُ الذُّخْرُ کہہ کر وہ گیا اور یہ امتحان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی واسطے کیا تھا کہ صحابہ پر یہ بات کھل جائے کہ یہ کاسہ ہے اور کوئی شیطان اس پر سلسطہ ہے جہاں کی زبان سے بولتا ہے۔

اسے قتل کر ڈالوں، آپ نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس کے قتل کرنے والے نہیں ہو (کیونکہ) اسے قتل کرنے والے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تمہیں اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کرنا جائز نہیں

(حضرت جابرؓ) فرماتے ہیں کہ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دجال ہونے کا خطرہ باقی رہا یہ (مسند احمد، کنز العمال بحوالہ المختارہ)

۳۰۔ حضرت اوس بن اوس الثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق کی جانب مشرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔ (الدر المنثور بحوالہ طبرانی، کنز العمال، وابن عساکر، وغیرہ)

۳۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال ایسے زمانہ میں نکلے گا جب کہ دین میں اضطحال آپکا ہوگا اور علم نصبت ہو رہا ہوگا، اس (کے خروج کے بعد دنیا میں رہنے) کی مدت چالیس روز ہوگی، اس مدت میں وہ گھومتا رہے گا ان چالیس روز میں ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، پھر اس کے باقی ایام عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر سوار ہوگا، اس گدھے کے دوکانوں کے درمیان چالیس ہفتہ کا فاصلہ ہوگا، دجال لوگوں سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ وہ کانا ہوگا اور (ظاہر ہے کہ) تمہارا رب کانا نہیں (لہذا تمہارے لئے یہ فیصلہ کر لینا کہ وہ تمہارا رب نہیں نہایت آسان ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ک۔ ف۔ (د کافر) لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

۱۔ اہل ذمہ، اور ”ذمی“ ان کافروں کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت میں رہتے ہوں اور اسلامی حکومت کی طرف سے ان کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کی ذمہ داری لی گئی ہو۔

۲۔ یعنی جب تک آپ کو بذریعہ دینی معلوم نہ ہوا کہ دجال کدہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا اس وقت تک یہ خطرہ باقی رہا، معلوم ہونے کے بعد یہ خطرہ جاتا رہا۔

وہ ہر پانی اور گھاٹ پر اترے گا، سوائے مدینہ اور مکہ کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں کو اس پر حرام کر دیا ہے، اور ان کے دروازوں (راستوں) پر فرشتے کھڑے (پہرہ دے رہے) ہیں (تاکہ وہ داخل داخل نہ ہو سکے)۔

اس کے ساتھ روٹی کے (ڈنڈے) پہاڑوں کی مانند ہوں گے، اور سوائے ان لوگوں کے جو اس کی پیروی کریں گے سب لوگ مشقت میں ہوں گے، اس کے ساتھ وہ نہیں ہوں گی جن کو میں اس سے زیادہ جانتا ہوں، ایک نہر کو وہ جنت کہے گا اور دوسری نہر کو آگ کہے گا، پس جو شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے جنت رکھا ہوگا وہ (درحقیقت) آگ ہوگی، اور جو شخص اس نہر میں داخل کیا جائے گا جس کا نام دجال نے آگ رکھا ہوگا وہ (درحقیقت) جنت ہوگی۔

اور اللہ اس کے ساتھ شیاطین بھیجے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اور اس کے ساتھ ایک فتنہ عظیم یہ ہوگا کہ وہ بادلوں کو سکھ دے گا تو وہ لوگوں کو بارش برساتے ہوئے نظر آئیں گے اور وہ ایک شخص کو قتل کرے گا پھر لوگوں کو نظر آئے گا کہ وہ اسے زندہ کر رہا ہے، دجال کو اس شخص کے علاوہ کسی اور (کے مارنے اور زندہ کرنے) پر قدرت نہیں دی جائے گی، اور وہ کہے گا ”اے لوگو! اس جیسا کہ نام رب عزوجل کے سوا کوئی اور کر سکتا ہے یعنی میرا یہ کارنامہ میرے رب ہونے کی دلیل ہے۔“

پس مسلمان شام کے ”جبل وغان“ کی طرف بھاگ جائیں گے، اور وہاں دلوں آکر ان کا محاصرہ کر لے گا، یہ محاصرہ بہت سخت ہوگا، اور ان کو سخت مشقت میں ڈال دے گا۔ پھر فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے وہ مسلمانوں سے کہیں گے ”اس حدیث کذاب کی طرف نکلنے سے تمہارے لئے کیا چیز مائع ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جیٹ ہے، (لہذا اس کا مقابلہ مشکل ہے)۔“

۱۔ اس جگہ کی تشریح سے متعلق مضمون حدیث ۱۲۱ کے ساتھ میں گذر چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمایا جائے۔  
۲۔ دجال کی شہدہ بازی اور سر بیہوشی کو دیکھ کر شاید بعض مسلمانوں کو اس کے جن ہونے کا گمان ہو یا کہ یہ مسلمان یہ بات بطور تشویر کے کہیں کہ اس کی حرکتیں اور ایذا رسانی جنت کی طرح ہے ۱۲



غرض مسلمان روانہ ہوں گے، تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ان کے ساتھ ہوں گے، پس نماز کی اقامت ہوگی تو عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا: "یا روح اللہ آگے بڑھئے" اور نماز پڑھا ئیے، وہ فرمائیں گے کہ تمہارے امام کو آگے بڑھ کر نماز پڑھانی چاہئے غرض نماز ختم ہوا کہ یہ سب لوگ دجال کی طرف نکل کھڑے ہوں گے، پس کذاب (دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی یوں گھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے پس عیسیٰ علیہ السلام اس کی طرف چلیں گے اور قتل کر ڈالیں گے، حتیٰ کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے کہ یا روح اللہ یہودیہ ہے، پتا بچہ عیسیٰ علیہ السلام جو بھی دجال کا پیرو ہوگا اسے قتل کر کے چھوڑ دیں گے۔ (مسند احمد و مستدرک حاکم)

۳۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک جماعت اپنے دشمنوں کے مقابل میں حق پر مسلسل ڈٹی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم قیامت قریب آئے پہنچے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں (مسند احمد)

۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت رو رہی تھی، آپ نے رونے کا سبب پوچھا میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دجال یاد آگیا تھا (اس کے خوف سے) رو پڑی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہارے لئے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو تمہیں اس کے فریب سے بھر بھی خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اس کے دعوئے خدا کی تکذیب کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ — وہ اصغمان کے (ایک مقام) پہنچتے ہیں "میں نکلے گا،

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے ۱۲

۵۔ اصغمان ایران کے ایک مشہور علاقہ کا نام ہے۔ علامہ یاقوت حموی نے معجم البلدان میں ذکر کیا ہے کہ بخت نصر کے زمانہ میں جب یہودیوں کو بیت المقدس سے نکال دیا تو ان کی ایک جماعت اصغمان کے علاقہ میں ایک مقام پر جا کر آباد ہوئی یہاں انھوں نے عبادت و طہارتیں کئے اور یہیں ان کی نسل پہنچتی رہی اور اس مقام کا نام "یہودیہ" پڑ گیا (حاشیہ)

حتیٰ کہ مدینہ بھی آئے گا اور مدینہ کے باہر ایک جانب پڑاؤ ڈال دے گا، اس وقت مدینہ کے سات دروازے دیا راستے ہوں گے، ان میں سے ہر دے پر دو فرشتے ہوں گے، جو اُسے مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے، پس مدینہ کے غراب لوگ نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ وہ شام یعنی فلسطین میں باب لُد کے مقام پر ایک شہر میں چلا جائے گا۔

اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اُسے قتل کر ڈالیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں امام عادل، اور حاکم منصف کی حیثیت سے چالیس سال رہیں گے۔

(مسند احمد، والد المنشور بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس وہ جبال ان کو دیکھتے ہی (خوف سے) ایسا پھٹنے لگے گا جیسے چوٹی پھٹتی ہے، پس وہ وہاں کو قتل کریں گے، اور یہودیوں کو اس کے پاس سے بتر بتر کریں گے۔ پھر سب یہودی قتل کر دیئے جائیں گے حتیٰ کہ پتھر بھی پکارے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ یہودی ہے اگر اسے قتل کر دے!

(مشکم و کنز العمال بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا ہر سنو مجھ سے پہلے جو نبی بھی آیا اس نے اپنی امت کو وہاں سے ڈرایا ہے، وہ بائیں آنکھ سے کاتا ہوگا، اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھٹی ہوگی، اس کی دوا آنکھوں کے درمیان،

۱۔ یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے اور سلم نے یہ حدیث مختصراً ذکر کی ہے نیز صحیح بخاری میں بھی مختصراً آئی ہے (حاشیہ) ۲۔ یہ وہی آنکھ ہے جسے بعض روایات میں طائفتہ دُعا کے بعد جمرہ یعنی بے نور بھی کہتی آگیا ہے، اور بعض روایات میں سورج العین الیسیٰ کہا گیا ہے ۳۔ یہ وہ آنکھ ہے جس کو بعض روایات میں طائفتہ دُعا کے بعد یا یعنی ابھری ہوئی، باہر کو نکلی ہوئی کہا گیا ہے، بعض روایات میں اسے باہر کو نکالے ہوئے آنکھ سے تشبیہ دی گئی ہے اور حدیث ۳۶ میں اسے بھی مسودہ کہا گیا ہے رت۔ ۴۔ یہ ظفر کا ترجمہ ہے ظفر کا اس، بقیہ ص ۸۱ پر ملاحظہ فرمائیے

دیشیانی پر "کافٹر" لکھا ہوا ہوگا، اس کے ساتھ دو دایاں ہوں گی جن میں سے ایک جنت اور دوسری آگ ہوگی (مگر حقیقت برعکس ہوگی کہ) اس کی آگ جنت ہوگی اور جنت آگ۔ اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء (سابقین) میں سے وہ نبیوں کے مشابہ ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان دونوں نبیوں کے نام اور ان کے آباء و اجداد کے نام بھی بتا سکتا ہوں (مگر حاجت یا مصلحت نہیں اس لئے نہیں بتاتا)

ان دو فرشتوں میں سے ایک دجال کے دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں جانب، اور یہ سب کچھ (لوگوں کی) آزمائش کے لئے ہوگا چنانچہ دجال پوچھے گا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ کرتا اور مارتا نہیں ہوں؟" ایک فرشتہ جواب دے گا کہ "تو نے جھوٹ بولا ہے" (مگر یہ جواب سوائے اس کے ساتھی (فرشتے) کے کوئی آدمی نہ سن سکے گا، اور وہ ساتھ والا فرشتہ پہلے فرشتہ سے کہے گا کہ "تو نے سچ کہا ہے" اس جواب کو سب حاضرین سن لیں گے اور گمان کریں گے کہ یہ دوسرا (فرشتہ) دجال کی تصدیق کر رہا ہے (مالا کہ وہ پہلے فرشتہ کی تصدیق کر رہا ہوگا جس نے دجال سے کہا تھا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے)۔

پھر وہ روانہ ہوگا اور مدینہ (طیبہ کے قریب) پہنچے گا، مگر اس کو مدینہ میں داخل ہونے کی بقیہ حاشیہ منہ: گوشت کرکتے ہیں جو بعض لوگوں کے گوشہ چشم پر آگ آتا ہے اور بعض اوقات آنکھ کی پٹی تک پھیل کر اسے ڈھانپ لیتا ہے (حاشیہ: تنبیہ: بعض احادیث میں دجال کو بائیں آنکھ سے لانا کہا گیا ہے اور بعض میں دائیں آنکھ سے سرسری نظر میں تعادل کا شبہ ہوتا ہے مگر اس حدیث سے پوری حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ دجال کی دونوں ہی آنکھیں عیب واد ہوں گی، بائیں آنکھ بے نور (کافٹہ) ہوگی اور دائیں آنکھ ناخن کی وجہ سے باہر کو انور کی طرح نکلی ہوئی ہوگی۔ دجال کی آنکھوں کی تفصیل حدیث ۱۵ و ۱۶ کے حاشیہ میں ہم بھی لکھ چکے ہیں حاشیہ صفحہ ۱۷۱: اے ظالم! یہ ہے کہ یہ لفظ حقیقتہً لکھا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ بعید بھی نہیں، لیکن احتمال یہی ہے کہ حدیث میں "لکھا ہوا ہونے" کے حقیقی معنی مراد نہ ہوں بلکہ استعارہ کے طور پر اس کی مدح و آنکھیں اس کے کافر ہونے کا کھلا ہوا ثبوت ہوں گی کیونکہ وہ کانائے کے باوجود خدائی کا دعویٰ کرے گا جس سے ہر قوم پہچان سکے گا کہ وہ کافر ہے (۱۷۱-۱۷۲) یعنی تو زندہ کرنے کی قوت رکھتا ہے نہ مارنے کی ۱۷

اجازت (قدرت) نہ ہوگی، چنانچہ وہ کہے گا کہ یہ اُس آدمی کا شہر ہے (اسی لئے میں اس میں داخل نہ ہو سکا۔)

پھر وہ یہاں سے چل کر شام آئے گا، تو عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور "افیق" نامی گھاٹی کے پاس اُسے قتل کر دیں گے (مسند احمد والدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۳۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیزیں دجال کے ساتھ ہوں گی میں انہیں دجال سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک تو دیکھنے والوں کو بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی، اور دوسری سفید پانی، پس تم میں سے جو اس کو پائے اسے چاہئے کہ (اپنی) آنکھیں بند کر لے اور پانی اس نہر سے پیئے جو دیکھنے میں آگ نظر آتی ہو، کیونکہ (حقیقت میں) وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، اور دوسری نہر سے پیتے رہنا کیونکہ وہی عذاب ہے۔

اور جان لو کہ اس کی پیشانی پر بڑا کفر لکھا ہوا ہوگا، جسے وہ شخص بھی پڑھ لے گا جو لکھنا جانتا ہو اور وہ بھی جو لکھنا نہ جانتا ہو اور اس کی ایک آنکھ مسوہ (مٹی ہوئی) ہوگی، اس پر ایک پھٹی ہوگی تہ

وہ آخری بار اردن کے علاقے میں "افیق" نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا، اس وقت جو شخص بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا اللہ کے علاقے میں موجود ہوگا (مسلمانوں اور دجال کے لشکر کے درمیان جنگ ہوگی جس میں) وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کر دے گا، ایک تہائی کو شکست دے کر بھگا دے گا، اور ایک تہائی کو باقی چھوڑے گا۔ رات ہو جائیگی تو بعض مؤمنین بعض سے کہیں گے کہ تمہیں اپنے رب کی خوشنودی کے لئے اپنے (شہید) بھائیوں سے جاملنے (شہید ہوجانے) میں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز (زائد ہودہ اپنے (مسلمان) بھائی کو دیدے) تم فجر ہوتے ہی (عام محول کی برائیت)

۱۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۲ھ یہ گھاٹی اندلیس میں ہے اور اردن کی سرحد فلسطین سے ملتی ہوئی ہے لہذا جن مشرکوں میں ہے کہ فلسطین میں باب لڑے کے پاس قتل کریں گے یہ حدیث اللہ کے معارض نہیں، اس گھاٹی کا ذکر حدیث میں بھی آیا ہے اس کی مراجعت کی جائے ۱۲ھ اس کی تفسیر حدیث ۱۲ کے ساتھ میں ملتی ہے ۱۲

جلدی نماز پڑھ لینا، پھر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جانا  
پس جب یہ لوگ نماز کے لئے اٹھیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے نازل  
ہو جائیں گے اور نماز ان کے ساتھ پڑھیں گے، نماز سے فارغ ہو کر دعوۃ تہ سے، اشارہ  
کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ میرے اور دشمن خدا (وجہ) کے درمیان سے ہٹ جاؤ، تاکہ  
مجھے دیکھ لے، — ابو حازم (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں کہ  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ قال (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی ایسا ہچکلے  
گا جیسے دھوپ میں چکنائی پگھلتی ہے، اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ ایسا  
گھلے گا، جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے، اور اللہ و جلال اور اس کے لشکر پر مسلمانوں کو  
مسئلہ کروے گا چنانچہ وہ ان سب کو قتل کر دیں گے، حتیٰ کہ شجر و حجر بھی پکاریں گے، کہ  
اے اللہ کے بندے، اے دشمن کے بندے، اے مسلمان یہ یہودی ہے اسے قتل کر  
دے، یا غرض اللہ تعالیٰ ان سب کو فنا کر دے گا اور مسلمان متحیا ہو جائیں گے، پس مسلمان صلیب  
کو توڑ دیں گے، غزیرہ کو قتل کریں گے اور جزیہ بند کر دیں گے۔

مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یا جوج و ماجوج کو باہر نکال دے گا، ان  
کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ کا پانی پی لے گی، اور ان کی آخری جماعت جب وہاں پر  
پہنچے گی تو پہلی جماعت اس کا سارا پانی پی چکی ہوگی اور اس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا  
ہوگا، چنانچہ بعد میں آنے والی جماعت بحیرہ طبریہ کو دیکھ کر کہے گی کہ یہاں کسی زمانہ میں  
پانی کا اثر تھا۔

پس پیغمبر خدا (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کے پیچھے اُن کے ساتھی اگر فلسطین کے  
ایک شہر میں داخل ہو جائیں گے جسے ”لُد“ کہا جاتا ہوگا۔

یا جوج و ماجوج کہیں گے کہ اہل زمین پر تو ہم غلبہ پا چکے آؤ اب آسمان والوں سے  
جنگ کریں اس وقت پیغمبر خدا (عیسیٰ علیہ السلام) اللہ سے دعا کریں گے جس کا نتیجہ یہ  
ہوگا کہ اللہ ان کے حلق میں ایک قسم کا پھوڑا (یا زخم) پیدا کر دے گا جس کے باعث

لے پیچھے حدیث میں ہے کہ ”اللہ ان کے اوپر ایک کڑوا مسئلہ کر دے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا“ (باقی صفحہ پر)

ان میں سے کوئی باقی نہ بچے گا۔ اب اُن کی لاشوں کا تعفن مسلمانوں کو پریشان کرے گا، تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کریں گے، چنانچہ اللہ یا جوج ماجوج کی لاشوں پر ایک ہوا بھیجے گا جو ان سب کو سمند میں ڈال دے گی۔

(مسند رک حاکم، وکنز العمال بحوالہ ابن عساکر، یہ حدیث مسلم بھی مختصر آتی ہے)

۳۷۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کی بڑی بڑی علامات سے) ابتدائی علامات دجال اور نزول عیسیٰ ہیں، اور ایک آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی (اور) لوگوں کو عسکر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔  
(الدر المنثور بحوالہ ابن جریر)

۳۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفرینش آدم سے لے کر قیامت تک اللہ نے ایسا کوئی فتنہ نازل نہیں کیا (اور) نہ کرے گا) جو دجال کے فتنہ سے زیادہ عظیم ہو۔ اور میں نے اُس کے بارے میں ایسی باتیں (علامات، بتا دی ہیں کہ مجھ سے پہلے ایسی کسی نے نہیں بتائیں۔

اس کا رنگ گہرا گندمی ہوگا، بال بیچ داڑھیوں کے، باتیں آنکھ مسوج (بے نور) ہوگی، اس کی (دائیں) آنکھ پر موٹی پھٹی ہوگی، ملا زوائد سے اودا اُڑھس کو تندرست کر دے گا، اور کہے گائیں تمہارا رب ہوں، پس جو شخص کہے گا کہ ”میرا رب اللہ ہے“ اس پر کوئی فتنہ (عذاب) نہ ہوگا، اور جو شخص کہے گا کہ ”تو میرا رب ہے“ وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا (یعنی کافر ہونے کے باعث جب تک لٹکا رہے گا وہ تھکا سا نہ رہے گا پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیگا جو محمد اُمی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی شریعت پر کاربند ہو جائیگا، ایک ایسی بات یا فتنہ ام اور حاکم ملو ہوئے اور دجال کو قتل کریں گے۔

بقیہ حاشیہ ۳۷ یہاں آگے میں ایک قسم کے چوٹے کا ذکر ہے۔ دونوں میں کوئی تعارض نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر دونوں میں پیدا ہوگا اس کی وجہ سے حلق میں پھوڑا یا زخم ہو جائے گا اور وہی موت کا آخری سبب بنے گا (ماشبہہ)، حاشیہ صفحہ ۱۷۱ لے یہ ”تدرعدن“ کا ترجمہ ہے ملا نزوی اُس کی شرح میں فرماتے ہیں ”وعدناہ من اقلی تدرعدن عذابی“ یعنی عدن کے علاقہ میں زمین کی تہیں سے یہ آگ نکلے گی۔ شرح مسلم للنووی ص ۲۱۷ (اصح المطابع دہلی) لے دجال کی آنکھوں کی تفصیل حدیث ۳۷ و ۳۸ کے حاشیہ میں مذکور ہے ۱۱

دکنہ اعمال بحوالہ طبرانی و نسخ الباری

۳۹۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ تو آپ سے (خیر کے بارے میں) پوچھتے تھے، اور میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں (اس حدیث کے آخر میں حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر اہی کی دعوت دیتے والوں کے بعد کیا واقعہ ہوگا آپ نے فرمایا ”خروج و جہال“ میں نے کہا یا رسول اللہ و جہال کیا لائے گا؟ آپ نے فرمایا ”وہ ایک آگ اور ایک نمر لائے گا پس جو شخص اس کی آگ میں گرے گا اس کا اجر و ثواب یقینی ہو جائے گا اور اس کا گناہ (جو پہلے کبھی کیا ہوگا) معاف ہو جائے گا

میں نے کہا ”یا رسول اللہ پھر و جہال (کے خروج) کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ایسی (بن مریم) ”ذائل ہوں گے“ میں نے کہا ”تو عیسیٰ ابن مریم کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا ”اگر کسی شخص کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت آنے تک اس بچہ پر سوادی کی نوبت نہیں آئے گی۔“  
(کنز العمال و ابن عساکر بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۴۰۔ حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے موقع پر حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فتح کی) خوشخبری دینے کے لئے (مدینہ بھیجا) مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب حالات پہلے ہی بذریعہ وحی معلوم ہو چکے تھے (چنانچہ جب میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ”یا رسول اللہ“ تو آپ نے فرمایا ”عبدالرحمن ذرا ٹھہرو“ (یعنی مجھے سب حالات معلوم ہیں تم سے پہلے میں ہی

۱۔ یعنی جو شخص و جہال کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا اور سزا کے طور پر و جہال اس کو اپنی آگ و آلالہ دیکھا اس کو آخرت میں قرابے لے گا اور پھلے گناہ معاف ہو جائیں گے ۲۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت اتنی قریب ہوگی کہ اس گھوڑی کے پھر پر سوادی کی نوبت آنے سے پہلے ہی قیامت آجائے گی اور دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جہاد کا سلسلہ قیامت تک متقطع رہے گا چنانچہ جہاد کی غرض سے کسی گھوڑے پر سوادی نہ کی جائے گی ۱۲ اور اندازہ ۱۵۔ محمد بن یحییٰ ۱۵۔ اس حدیث کا کچھ ترجمہ بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے ۱۷

بتا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ بھنڈا زید بن حارثہ نے پکڑ رکھا تھا، وہ جنگ کرتے کرتے شہید ہو گئے  
 اللہ زید پر رحمت نازل فرمائے، پھر بھنڈا جعفر نے قہام لیا، اور وہ بھی (ڑپتے ڑپتے شہید ہو  
 گئے۔ اللہ جعفر پر رحمت نازل فرمائے، پھر بھنڈا عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا وہ بھی (ڑپتے  
 ڑپتے شہید ہو گئے، اللہ عبداللہ پر رحمت نازل فرمائے۔ پھر بھنڈے کو خالد بن الولید نے قہام  
 تو اللہ نے خالد کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی، پس خالد اللہ کی تلواروں میں ایک تلوار لے لیا۔  
 (اس حدیث کے آخر میں ہے کہ) عیسیٰ ابن مریم آتے ہیں ایسے لوگوں کو ضرور پاس گے  
 جو ہمارے بھائی ہوں گے اور ان کی صحبت میں ان کے مددگار بن کر رہیں گے۔

(الدر المنثور بحوالہ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، وکنز العمال بحوالہ ابوالخیر)

یہاں تک چالیس حدیثیں ہوئیں جن میں سے ائمہ حدیث کی تصریحات کے مطابق بعض ”صحیح“  
 میں اور بعض ”حسن“ (ضعیف حدیث کوئی نہیں)۔

وہ احادیث جو محدثین نے اپنی کتابوں میں مایہ ناز پر سکوت فرمایا  
 (یعنی ان کے ”صحیح“ یا ”حسن“ وغیرہ ہونے کی صراحت نہیں کی)

۴۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ﷺ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم نے حضرت مولانا محمد صغیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 کا ایک ارشاد سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے کہ حضرت خالد بن الولید کو جرتناقی کہ کسی جماعت میں شہید ہوں اس کا پورا ہونا  
 ممکن نہ تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سیف اللہ اللہ کی تلوار کا لقب عطا فرمایا تھا اور اللہ کی تلوار کو  
 توڑا نہیں جاسکتا اسی لئے ان کا تہا پوری نہ ہوئی (حاشیہ)۔ جیسا کہ تائید میں کرام کو معلوم ہے اس کتاب کی  
 حدیثوں کا انتخاب مشہور امام حدیث استاذ الاساتذہ حضرت مولانا نور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے آپ  
 نے مختلف کتب حدیث میں سے تلاش کے چالیس احادیث تو ایسی جمع فرمادیں جو انہی حدیث کی تصریحات کے مطابق  
 سب کی سب قوی سند سے ثابت اور قابل استدلال ہیں یعنی بعض احادیث ”صحیح“ ہیں اور بعض حسن کوئی حدیث  
 ضعیف نہیں۔ پچھلے صفحات میں وہی چالیس حدیثیں بیان ہوئی ہیں مگر آگے جو احادیث آ رہی ہیں وہ جتنی کتب  
 بقیہ مشہور



کہ وہ امام جن کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے (یعنی امام مہدی) ہمارے ہی زمانہ ان سے ہوں گے۔ (کنز العمال بحوالہ ابو نعیم)

حاشیہ بقیہ ص ۸۹ حدیث سے یہ نہیں ان کے مؤلفین نے ان حدیثوں کے بارے میں صحیح یا حسن ہونے کی تصریح نہیں کی بلکہ سکوت کیا ہے، اور حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان احادیث کی کما حقہ تحقیق اور چھان بین کا موقع نہیں ملا کہ ان کے صحیح یا حسن یا ضعیف وغیرہ ہونے کا فیصلہ کیا جاسکتا، اسی لئے ان احادیث کو کچھ احادیث سے مذکورہ بالا عنوان کے ذریعہ متنازعہ کر دیا تھا گویا اس طرح علماء کرام کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ ان احادیث کی محدثانہ تحقیق فرمائیں اور ائمہ حدیث کی تحقیقات کی روشنی میں ہر ہر حدیث کا درجہ قوت و ضعف معلوم کریں۔ شام کے مشہور و متبحر عالم شیعہ عبد الفتاح ابو قتدہ دامت بکاتہم اللہ تعالیٰ جزا نے خیر سرائے کافول نے یہ فرغیہ نہایت کاوش و احتیاط سے بحسن و خوبی انجام دیا یعنی آگے آنے والی احادیث اور ان کی سندوں کے بائیں ائمہ حدیث کی ناقذانہ اراد اپنے عربی صاحب میں درج فرمادیں یہ عربی حاشیہ اصل عربی کتاب کے ساتھ حلب (شام) سے شائع ہو چکا ہے اور اس وقت نہ پھر راقم الحروف کے سامنے ہے شیخ عبد الفتاح دامت بکاتہم کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے جو احادیث و احکام آ رہی ہیں ان میں سے تین حدیثیں (یعنی حدیث ۴۵، ۴۶، ۴۷) ضعیف یا اور چار یعنی حدیث ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷ موضوع ہیں ہمارا مقصد اور حاشیہ ہر حدیث کی مفصل تحقیق کا تحمل نہیں، اس لئے جن حضرات کو تحقیق مطلوب ہو وہ کتاب "التقریرات یا تواتر ذول السبع" کے شامی پبلیکیشن میں شیخ عبد الفتاح کا عربی حاشیہ ملاحظہ فرمائیں البتہ اتنی بات یہاں بیان کر دینا ضروری ہے کہ محدثین جب کسی حدیث کو "ضعیف" یا "موضوع" قرار دیتے ہیں بسا اوقات وہ کسی خاص لفظ یا سند کے اعتبار سے تو ضعیف یا موضوع ہوتی ہے، مگر کسی دوسرے لفظ یا سند کے اعتبار سے صحیح یا حسن اور قابل استدلال ہوتی ہے، لہذا جب کوئی حدیث ضعیف یا موضوع نظر آئے اس سے یہ فیصلہ کر لینا صحیح نہ ہوگا کہ اس مضمون کی کوئی اور حدیث قوی سند کے ساتھ موجود نہیں۔ البتہ کہ ائمہ حدیث ہی ایسی کوئی صراحت فرمادیں اس تفصیل کے بعد قارئین کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ اس کتاب میں آگے جو تین حدیثیں ضعیف اور چار موضوع آ رہی ہیں ان کے ضعیف یا موضوع ہونے سے اصل مسئلہ (ذول السبع) پر جو کہ کتاب کا موضوع ہے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ یہ مضمون اگر کسی حدیث میں موضوع یا ضعیف سند کے ساتھ آیا ہے تو بیسیوں حدیثوں میں نہایت قوی سند کے ساتھ بھی آچکا ہے۔

دھیسا کہ پچھلی تمام احادیث سے ثابت ہے ۱۲

۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ”اے میرے چچا، اللہ تعالیٰ نے اسلام کا آغاز مجھ سے کیا، اور اختتام (پر دین کی خدمت) ایسے شخص سے کرانے کا جو آپ (کا) اولاد میں سے ہوگا۔ یہ وہی ہوگا جو عیسیٰ ابن مریم کے آگے بڑھے گا یعنی نمازیں ان کی امامت کرے گا۔“  
(کنز العمال جوالہ البرہم)

۴۳۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے چچا سے) فرمایا: اے عباس اللہ تعالیٰ نے اس چیز (یعنی اسلام) کا آغاز مجھ سے کیا اور اختتام (پر دین کی خدمت) ایسے شخص سے کرانے کا جو تمہاری اولاد میں ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھروے گا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی اور نمازیں عیسیٰ علیہ السلام کی امامت دہی کرے گا (کنز العمال جوالہ ارقطی، وخطیب ابن مسک)۔  
۴۴۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! جب آپ پہلے سے یا عیسیٰ ابن مریم؟ آپ نے فرمایا: جب، پھر عیسیٰ ابن مریم، اور ان کے بعد اگر کسی کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت آنے تک بچہ پر سواری کی نوبت نہ آئے گی۔  
(کنز العمال جوالہ البرہم ج۱ ص ۱۷۷)

۴۵۔ حضرت کیسان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق کی مشرقی سمت میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے (کنز العمال جوالہ تاریخ البغدادی و تاریخ ابن عساکر)

۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا یعنی مسلمانوں کا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کرے گا جس کو اللہ فتح نصیب فرمائے گا، حتیٰ کہ یہ لشکر اہل ہند کے بادشاہوں کو طوق و

لے۔ شرح عبد الفتاح ابووندہ وامت برکاتہم کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ پیچھے بھی بیان کیا جا چکا ہے تفصیل کے لئے اس کتاب کے شامی ایڈیشن میں مصنف کے حواشی ص ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵

سلاسل میں جکڑ لے گا، اللہ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ پھر جب یہ لوگ لوٹ واپس لوٹیں گے تو شام میں ابن مریم کو پائیں گے۔ (کنز العمال ج ۱۰ نمبر ۱۰۱۱۱)

۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم کے نازل ہونے تک میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ لوگوں (مؤمنان اسلام) کے مقابل میں ڈٹی رہے گی اور اپنے مخالفین کی پروا نہ کرے گی۔  
امام اور اعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قتادہ کو سنائی تو انھوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جماعت اہل شام کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے (کنز العمال ج ۱۰ نمبر ۱۰۱۱۱)

۴۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کی پیروی سب سے پہلے منتشر ہوا یہودی کریں گے، جن کے اوپر سرداروں کے موٹے موٹے کپڑے ہوں گے اور اس کے ساتھ جادوگر یہودی ہوں گے جو عجیب غریب کام کریں گے، اور لوگوں کو دکھا کر گمراہ کریں گے (آگے ابن عباس فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس اس وقت میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے آفتاب نامی پہاڑ (یعنی گھاٹی) پر امام ادا دیں اور حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، ان کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی، میانہ قد، کشادہ پیشانی اور سیدھے بال والے ہوں گے، ان کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا۔ دجال کو قتل کریں گے، قتل دجال کے بعد جنگ ختم ہو جائے گی اور امن (کا دور دورہ) ہو جائے گا۔ سچی کہ آدمی شیر سے ملے گا تو شیر کو جوش آئے گا (یعنی وہ حملہ نہ کرے گا) اور سانپ کو کچھ لگے گا

۴۹۔ بطا برکی نسلیں مراد ہیں ۱۲۔ اس جماعت سے کوئی جماعت مراد ہے اس میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں ایک وہ ہے جو حضرت قتادہ کا اوپر نقل کیا گیا۔ اور علامہ نووی شارح مسلم کی رائے یہ ہے کہ یہودی نہیں کہ یہ یہودی جماعت کسی خاص طبقہ یا خاص علاقہ سے تعلق رکھتی ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ جماعت مسلمانوں کے تمام یا اکثر طبقات میں منتشر اور متفرق طور پر موجود ہو، یعنی اس جماعت کے کچھ افراد شامی تھیں ہیں پکارتے ہوں کچھ فقہائیں کچھ صوفیائیں کچھ مجاہدین میں، کچھ سنیوں میں وغیرہ وغیرہ (حاشیہ)۔ اس گھاٹی کا کچھ بیان حدیث ۱۶ میں گذرا ہے ۱۲۔ جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا شیخ عبد الفتاح ابو غدہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے شامی ایڈیشن کے حواشی ص ۲۲۳ تا ص ۲۲۴ ملاحظہ فرمائے جائیں۔

تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا، اور زمین اپنی نباتات ایسی کثرت سے، اگانے لگے گی جس طرح آدم (علیہ السلام) کے زمانہ میں اگاتی تھی، اہل زمین ان کی تصدیق کر دیں گے، اور سب لوگ ایک ہی دین (اسلام) کے پیرو ہو جائیں گے۔ (کنز العمال بحوالہ ابن عساکر واسحاق ابن بشر)

۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھ سے فرمایا کہ جب تیری اولاد عراق میں رہائش پذیر ہو جائے گی (اور سیاہ کپڑے) پہننے لگے گی اور اہل خراسان ان کے پیرو اور مددگار ہوں گے تو ان سے یہ چیز (یعنی حکومت) زائل نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اے عیسیٰ ابن مریم کے پیرو کریں (دارقطنی کنز العمال)

۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی، تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے برابر دفن کی جاؤں؟ آپ نے فرمایا وہ جگہ تھیں کیسے مل سکتی ہے؟ وہاں میری ابو بکر کی، عمر کی اور عیسیٰ ابن مریم کی قبر کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے۔

(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر وفصل الخطاب)

۵۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مسیح ابن مریم یوم قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے، اور لوگ ان کی بدولت دوسروں سے مستغنی ہو جائیں گے۔

(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر)

۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک عزائم سب زیادہ محبوب ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ غزباد کون ہیں؟ فرمایا غزباد وہ لوگ ہیں جو اپنا دین بچانے کے لئے قرار ہو کر عیسیٰ ابن مریم سے جا ملیں گے (کنز العمال بحوالہ الترمذی بن حنبل)

۵۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لے شیخ عبدالقادر البغدادی تحقیق کے مطابق یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے اس کتاب کے شامی ایڈیشن

میں موصوف کے حواشی ص ۲۲۶ تا ص ۲۲۷، ملاحظہ فرمائے جہاں لے یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے شامی

ایڈیشن میں حاشیہ ص ۲۲۸ ملاحظہ فرمایا جائے گا مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت سے

اسی معنیوں کا ارشاد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی منقول ہے (حاشیہ)

کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد لوگوں میں چالیس سال رہیں گے (مرقاة المفاتیح) ۱۸۹  
 ۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ  
 السلام کے نزول اور وصال کے بعد قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک  
 کہ عرب ایک سو بیس سال تک ان چیزوں کی عبادت نہ کر لیں جن کی عبادت ان کے  
 آباء و اجداد کیا کرتے تھے۔ (الاشاعة الاشراف الساعۃ)

۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر وصال کو قتل کریں گے (اور چالیس سال (دنیا میں)  
 رہیں گے، لوگوں میں کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان کی موت  
 کے بعد لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق (قبیلہ) بنی تمیم کے ایک شخص کو آپ  
 کا خلیفہ مقرر کریں گے، جس کا نام مُقْعَد ہوگا، مُقْعَد کی موت کے بعد لوگوں پر تیس سال  
 گزرنے نہ پائیں گے کہ قرآن لوگوں کے سینوں اور ان کے مصاحف سے اٹھایا جائیگا  
 (الاشاعة ص ۲۴۹ بحوالہ کتاب الفتن لابن یزید بن حیان)

۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد زندگی بڑی خوش گوار ہوگی، بادلوں کو بارش  
 برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کی اجازت مل جائے گی، حتیٰ کہ اگر تم اپنا بیج ٹھوس  
 اور چکنے پتھر میں بھی بونڈو گے تو اگ آئے گا اور (امن و امان کا) یہ حال ہوگا کہ آدمی شیر کے  
 پاس سے گزرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ

لے بعض روایات حدیث سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت بہت جلد  
 آجائے گی اللہ ذکرہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ایک سو بیس سال ضرور لگیں گے اس سے دونوں  
 روایتوں میں تضاد کا شبہ ہوتا ہے چنانچہ کہ اگرچہ ایک سو بیس سال کی مدت ہو مگر یہ ایک ہی سال نہ صرف گزر جائے گی  
 حتیٰ کہ ایک سال ایک مہینہ کی برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کی برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کی برابر ایک دن ایک  
 گھنٹہ کی برابر معلوم ہوگا اوقات میں اس شدید بے برکتی کی پیشین گوئی مسند احمد کی ایک حدیث مرفوعہ میں  
 موجود ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (حاشیہ) ۱۲ قرآن کریم کے نسخے ۱۲

گوند نہ پہنچائے گا (لوگوں کے مابین) نہ بخل ہوگا نہ حسد اور نہ کینہ (کنز العمال بحوالہ ابو نعیم) ۵۷۔ حضرت زبیر بن انس البکری رحمۃ اللہ علیہ جو ایک تابعی ہیں مسند روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصاریٰ آئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ سے مناظرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا ”ان کا باپ کون ہے؟“ اور اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ”کیا تم نہیں جانتے کہ ہر بچہ اپنے باپ کے مشابہ (یعنی اس کا ہم جنس) ہوتا ہے؟“ انھوں نے اقرار کیا کہ بے شک (ہم جنس ہوتا ہے) آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور عیسیٰ علیہ السلام پر قتل آنے والی ہے، انھوں نے کہا بیشک ہمیں معلوم ہے الخ (اس حدیث میں آگے وہ دلائل ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہو سکتے مگر حدیث کا یہ حصہ موضوع کتاب سے خارج ہونے کے باعث مؤلف نے حذف کر دیا ہے ہم بھی ان کی تقلید کرتے ہیں ۱۲ مترجم)

(الدر المنثور شروع سورۃ آل عمران بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم)

۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم زمین پر نازل ہونے کے بعد نکاح کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی الخ (مشکوٰۃ وابن الجوزی وکنز العمال)

۱۔ معلوم ہوا کہ اموال و فطرت کی علت اور آپس کا بغض و عداوت و حقیقت تمام ہوں کی محنت سے پیدا ہوتا ہے، چنانچہ زمین ان گناہوں سے پاک ہو جائے گی تو اس کی برکات ظاہر ہو جائیں گی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے ۱۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کہنے لگے الیاذ باللہ چنانچہ انسان کا بیٹا انسان، حیوان کا بیٹا حیوان اور جن کا بیٹا جن ہوتا ہے، لہذا اگر نوحہ باللہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانا جائے تو لازم آئے گا کہ عیسیٰ بھی خدا ہوں اور یہ ممکن نہیں اس لئے کہ خدا غافل نہیں ہوتا اور عیسیٰ علیہ السلام پر قتل آنے والی ہے، لہذا وہ خدا کے بیٹے نہیں ہو سکتے بلکہ پوری حدیث تشریح کے ساتھ انصراح کے صلیٰ ایلین میں دیکھی جاسکتی ہے ملاحظہ فرمائیں ۱۲

۵۹۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے دونوں ساتھیوں (ابوبکر و عمرؓ) کے برابر میں دفن کیا جائے گا پس ان کا بڑھتی ہوگی۔ (بخاری فی تاریخہ والطبری فی الاموال المنثور)

۶۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خروج مہدی کا انکار کیا اس نے اس وحی کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جس نے نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا انکار کیا اس نے کفر کیا، اور جس نے خروج و حال کا انکار کیا اس نے کفر کیا، اور جو شخص یہ بیان نہ رکھتا ہو کہ اچھی اور بُری تقدیر سب اللہ کی طرف سے ہے اس نے کفر کیا، کیونکہ جبریل نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یہ ایمان نہ رکھتا ہو کہ اچھی اور بُری تقدیر سب اللہ کی طرف سے ہے۔ وہ میرے علاوہ کسی اور کو اپنا رب بنالے۔

(فصل الخطاب والروض الالنف ص ۱۶۰ ج ۱)

۶۱۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ عیسیٰؑ کو موت نہیں آئی وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف واپس آئیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر سورۃ آل عمران و سورۃ النساء و ابن جریر)

۶۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے"

۱۔ شیخ عبدالفتاح البدو و امت برکاتہم نے حافظ ابن حجر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے لیکن علامہ جلال الدین سیوطی نے یہ حدیث اپنے رسالہ "العرف الودی فی اخبار المہدی" میں ذکر کے اس پر سکوت فرمایا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "الترغیب بما تواتر فی نزول المسیح" کے شامی بیہدیش کا حاشیہ ص ۳۳ کتاب میں یہ آخری حدیث ہے جسے مؤرخین نے موضوع قرار دیا ہے اسے ملا کہ کتاب ہذا میں موضوع حدیثوں کی کل تعداد چار سو پچاس حدیثیں ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱

عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے (حدیث کے آخر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ) پھر اگر میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر وہ "یا محمد" کہیں گے تو میں ضرور جواب دوں گا۔  
(مجمع الزوائد، تفسیر روح المعانی، سورۃ الاحزاب،)

۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے) اکیس سال بعد نکاح کریں گے اور نکاح کے بعد (دنیا میں) ایسٹ سال قیام فرمائیں گے۔ (اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہو جائے گی جیسا کہ پیچھے صحیح احادیث میں گذرا ہے) (فتح الباری بحوالہ نسیم بن حماد)  
۶۴۔ حضرت عروۃ بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت (محمدیہ) کا بہترین دور قدرِ اول اور دورِ آخر ہے، دورِ اول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخری دور میں عیسیٰ ابن مریم، اور ان دونوں کے مابین (بیشتر لوگ دینی اعتبار سے) بے ڈھنگے کجرو ہوں گے۔ وہ تیرے طریقہ پر نہیں تو ان کے طریقہ پر نہیں۔ (کنز العمال ص ۲۰۲ ج ۷، بحوالہ حلیہ)

۶۵۔ حضرت کعب اجار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کی پیروی کرنے والے کم اور تکذیب کرنے والے زیادہ ہیں تو اس کی شکایت اللہ تعالیٰ سے کی چنانچہ اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم کو (اپنے وقت مقررہ پر طبعی موت سے) وفات دوں گا (پس جب تمہارے لئے طبعی موت مقرر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں پھانسی وغیرہ پر جان دینے سے محفوظ رہو گے) اور انی الحال میں تم کو اپنے (عالمِ بالا کی) طرف اٹھائے لیتا ہوں، اور جس کو میں اپنے پاس اٹھاؤں وہ مردہ نہیں، اور میں اس کے بعد تم کو کانے و جال پر بھیجوں گا اور تم اس کو قتل کر دو گے (آگے فرماتے ہیں کہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق کرتی

۱۔ دوسری صحیح حدیث میں مراد ہے کہ "غیر القرون قرنی ثم الذین یرون ثم الذین یرون ثم الذین یرون" یعنی سب سے اچھا دور میرے پھر ان لوگوں کا دور ہے جو میرے بعد ہوں گے پھر ان لوگوں کا دور جو ان کے بعد آئیں گے اس سے معلوم ہوا کہ تم کی حدیث میں جس حد کو ٹیڑھا فرمایا گیا ہے صحابہ و تابعین کا وعدا اس میں داخل نہیں ہوتا



ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ "ایسی امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ؟" (الدر المنثور بحوالہ ابن جریر)

۶۶۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت زین العابدین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طویل حدیث روایت فرمائی جس کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے کہ "ایسی امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اول میں میں ہوں، پیچھے میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہیں؛ لیکن درمیانی زمانے میں ایک کچھ نڈو جماعت ہوگی، وہ میرے طریقہ پر نہیں ہیں ان کے طریقہ پر نہیں۔" (مشکوٰۃ)

۶۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خوب سن لو عیسیٰ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی رسول یا درکھو کہ وہ میرے بعد میری امت (کے آخری زمانہ) میں میرے خلیفہ ہوں گے، یاد رکھو وہ دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، اور جزیرہ موقوف کر دیں گے، اور جنگ ختم ہو جائے گی، یاد رہے تم میں سے جو ان کو پائے انھیں میرا سلام پہنچا دے۔"

(الدر المنثور ص ۲۴۲ بحوالہ طبرانی)

۶۸۔ حضرت عمرو بن صفیان تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری مرد نے ایک صحابی کے حوالہ سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا تھا کہ وہ (مدینہ سے باہر) مدینہ کی بجز زمین تک آئے گا کیونکہ (مدینہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا پس مدینہ طیبہ اپنے باشندوں کو ایک یا دو مرتبہ زلزلہ میں مبتلا کرے گا، جس کے نتیجے میں مدینہ سے ہر منافق مرد و عورت نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

پھر دجال شام کی طرف آئے گا اور شام کے ایک پہاڑ کے پاس پہنچ کر مسلمانوں کا محاصرہ کر لے گا

۱۔ یہی ہے مراد آخری زمانہ سے فوراً پہلے کا زمانہ ہے، کیونکہ دوسری احادیث میں (جو کچھ گڈ بگڈ ہیں) صراحت ہے کہ امام مہدی نزول عیسیٰ سے پہلے ظاہر ہوں گے اور نزول سے کچھ بعد تک زندہ رہیں گے۔

۲۔ ملاوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "ایک بار" فرمایا یا "دوبارہ" مگر صحیح بات وہی ہے جو حدیث میں گزری کہ یہ زلزلہ بین ہار ہوگا (حاشیہ)

اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ دجال سے بچے ہوئے مسلمان اس زمانہ میں شام کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ گزین ہوں گے۔ پس دجال اس پہاڑ کے دامن میں اتر کر ان کا محاصرہ کرے گا۔ جب محاصرہ طویل کھینچے گا تو ایک مسلمان (اپنے ساتھیوں سے) کہے گا: اے مسلمانو! تم اس طرح کب تک رہو گے کہ تمہارا دشمن تمہارے اس پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالے رہے؟ رقم اس پر ٹوٹ پڑو کیونکہ تمہیں دو فائدوں میں سے ایک ضرور مل کر رہے گا کہ یا تو اللہ تم کو شہادت عطا کرے گا یا فتح نصیب فرمائے گا۔ یہ سن کر مسلمان جہاد کی بیعت (عہد) کریں گے، اللہ جانتا ہے کہ ان کی طرف سے وہ بیعت کچی ہوگی۔

پھر ان پر ایسی تاریکی پھائے گی کہ کسی کو اپنا ہاتھ سمجھائی نہ دے گا، اب عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہو جائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں) اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی، پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ فرمائیں گے میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اس کے کلمہ کن سے پیدا ہوا ہوں) تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرو کہ یا تو اللہ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کر دے، یا ان کو زمین میں دھنسا دے، یا ان کے اوپر تمہارے اسلحہ مسلط کر دے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔

مسلمان کہیں گے یا رسول اللہ! یہ (آخری) صورت ہمارے لئے اور ہمارے قلوب کے لئے زیادہ طمانیت کا باعث ہے چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ذلیل و ذلول والے یہودی کو بھی، دیکھو گے کہ میریت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اٹھاسکے گا پس مسلمان (پہاڑ سے) اتر کر ان کے اوپر مسلط ہو جائیں گے، اور دجال جب (عیسیٰ) ابن مریم کو دیکھے گا تو سیسہ (یا رانگ) کی طرح پکھلنے لگے گا۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اُسے جالیں گے اور قتل کر دیں گے (الدال المنثور بحجۃ العمر)

۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ عیسیٰ ابن مریم ایسے آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں میں نازل ہوں گے جو اس وقت کے اہل زمین میں سب سے بہتر اور پچھلے (یعنی پچھلی امتوں کے) علماء سے بھی بہتر ہوں گے۔  
(کنز العمال بحوالہ دہلی)

۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس وہ (پنج وقت) نمازیں پڑھائیں گے اور حجہ کی نمازیں، اور حلال چیزیں زیادہ کر دیں گے گویا میں انھیں بطور روحانہ کے مقام پر دیکھ رہا ہوں کہ ان کی سواریاں انھیں حج یا عمرہ کے واسطے لئے جا رہی ہیں۔  
(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر)

۷۱۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال جو اللہ کا دشمن ہے اس طرح نکلے گا کہ اس کے ساتھ یہودیوں اور مختلف اقسام کے لوگوں کی فوجیں ہوں گی، نیز اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں وہ قتل کر کے زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ شریک کا ایک پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہوگی (آگے دجال کی علامات اور بعض تفصیلات بیان فرمائیں اور آخر میں فرمایا) اور اللہ عیسیٰ ابن مریم کو اس کے پاس لے جائے گا حتیٰ کہ وہ اسے قتل کر دیں گے پس اس کے ساتھی ذلیل ہوں گے اور ذلیل ہو کر لوٹیں گے اس حدیث کی سند میں ایک راوی مسوید بن بکر الترمذی ہیں جو مشرک ہیں۔  
(کنز العمال ص ۲۶۲ ج ۶ بحوالہ نعیم بن حماد)

۷۲۔ پچھلے علماء پچھلی امتوں کے علماء بھی مراد ہو سکتے ہیں اور وہ علماء بھی جو دون جہنوں کے جہنمی تہمت تائیس کے بعد امت محمدیہ میں گز رہے ہیں واللہ اعلم۔ ر۔ ف۔ یعنی ان کی برکت سے حلال چیزوں کی پیداوار بہت زیادہ ہو جائے گی جس کی تفصیل جیسے پتھر و سارون میں گزر چکی ہے واللہ اعلم۔ ر۔ ف۔ یعنی وہ عوام و عوامین طیبہ و بد کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے (حاشیہ) اے عیسیٰ اس کی شہدہ بازی سے لوگوں کو یہاں مسلم ہو گا اور نہ تحقیقاً وہ ایسا نہ کہ کلمہ (حاشیہ) اے ایک کلمہ کا نام ہے جو عربوں کے بہترین کلمات میں شمار ہوتا ہے شہدہ جیسی روٹی کے ٹکڑے اور گوشت کی ٹہیاں لاکر بنایا جاتا ہے اور خرید کے پہاڑ کا مطلب یا تو یہ ہے کہ اس کے پاس ثواب بہت بڑی مقدار میں ہو گا یا یہ مطلب ہے کہ خرید جیسے بہت بہترین کلمہ بڑی مقدار میں اس کے پاس ہوں گے (حاشیہ) اے مختلف نظام نے متعدد اختصار و تفصیل اور فخر و فخری میں پوری حدیث "الترغیب" کے طبعی اثر و اثر میں بھی جاسکتی ہے۔  
۷۳۔ لہذا یہ حدیث ضعیف ہے۔ ر۔ ف۔

۷۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک تو یہی تھی یہاں تک کہ انھیں آسمان پر اٹھایا گیا اور اُنھیں زمیں پر لایا گیا نہیں لکھا تھا جو آگ پر پکائی گئی ہو، یہاں تک کہ انھیں آسمان پر اٹھایا گیا۔  
(کنز العمال بحوالہ ملی)

۷۳۔ حضرت سلمہ بن نفیل الشکونی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم کے نزول تک حکم جہاد منقطع نہیں ہوگا۔

(سیرۃ المغطائی و مسند احمد)

۷۴۔ ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب انھوں نے بیت المقدس کی زیارت کی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں تو ”ذیبتا“ پہاڑ پر چڑھ کر وہاں بھی نماز پڑھی اور فرمایا ”یہ وہی پہاڑ ہے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان اٹھایا گیا“ اور عیسیٰ اس پہاڑ کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اب بھی تعظیم کرتے ہیں۔  
(تفسیر فتح العزیز سورۃ تین)

۷۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ خروج دجال کے وقت لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ اس کی پیروی کرے گا، ایک گروہ اپنے آباد اجداد کی زمین میں دیہات میں چھا جائے گا، اور ایک گروہ فرات کے ساحل کی طرف چلا جائے گا چنانچہ اس گروہ اور دجال کے درمیان جنگ ہوگی، یہاں تک کہ مؤمنین شام کی بستیوں میں جمع ہو جائیں گے پس یہ مؤمنین فوج کا ایک دستہ دجال کا حال معلوم کرنے کے لئے اس کی طرف بھیجیں گے جس میں ایک شخص بھروسے یا چنگرے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ یہ سب قتل کر دیئے جائیں گے۔ ان میں سے کوئی بھی واپس نہ آئے گا۔ پھر مسیح علیہ السلام نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد زمین میں یا جوج و ماجوج (معدن کی طرح) موجیں مارتے

۱۔ اس حدیث کو نسائی نے سنن میں بھی روایت کیا ہے (حاشیہ)

۲۔ ایک روایت میں شام کی بستیوں کی بجائے ”شام کا مغربی حصہ“ ہے (حاشیہ)

مہرئے نکلیں گے اور زمین میں فساد برپا کریں گے۔۔۔ الخ  
(المد المنثور ص ۲۵۷ ج ۲ بحوالہ ابن ابی شیبہ، وابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم وغیرہ)

## آثار صحابہ و تابعین

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْاَكْثَرُ مُنْتَفِیْہِ قَبْلَ مَوْتِہِمْ“ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ نزول عیسیٰ ابن مریم (کی دلیل) ہے۔  
(در منثور بحوالہ حاکم وغیرہ)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت قرآنیہ ”وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْاَكْثَرُ مُنْتَفِیْہِ قَبْلَ مَوْتِہِمْ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”قَبْلَ مَوْتِہِمْ“ کا مطلب ہے عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے۔ اسی لئے یہ آیت نزول عیسیٰ کی دلیل ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں بیان ہوا۔  
(در منثور بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۳۔ آیت قرآنیہ ”وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْاَكْثَرُ مُنْتَفِیْہِ قَبْلَ مَوْتِہِمْ“ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ”یعنی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے بہت سے لوگ نزول عیسیٰ کا زمانہ پائیں گے اور ان پر ایمان لے آئیں گے اور

لے مولف رحمہ اللہ علیہ نے حدیث میں ایک نوک کی ہے کیونکہ یہی حصہ موضوع کتاب سے متعلق تھا حدیث کے باقی حصہ میں علامات قیامت اور قیامت کے بعد عالم آخرت کے حالات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں حلب کے ایڈیشن میں شرح عبدالفتاح ابو غدہ دامت برکاتہم نے حصہ بھی شامل کتاب کر دیا ہے وہاں اس کی مراجعت کی جاسکتی ہے۔ رفیع ۱۲ اعداد ترکی جمع ہے محدثین کی اصطلاح میں صحابہ و تابعین کے اقوال کو کلام

کہا جاتا ہے ۱۲ ص ۱۵۱ س ۱۵۱ ترجمہ ہے ”تمام اہل کتاب ان کی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی) موت کے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے“ یہ کیونکہ آیت سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آئندہ زمانہ میں موت آئے گی، اور ظاہر ہے کہ موت دنیا میں نازل ہونے کے بعد ہی آئے گی آسمان پر نہیں اس لئے کہ سورۃ ابراہیم میں ارشاد ہے ”مَنْ هَکَذَا الَّذِیْ یَدْعُوْہُۢ بِاٰیٰتِہِ الْاُولٰٓئِیْہِ“ یعنی تم سب انسانوں کو ہم نے جہنم سے (براسطہ اہل حق) پیدا کیا اور ان میں تم کو آئیں گے، ”یعنی“ مَوْتِہِمْ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے ۱۷

چونکہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام بھی شریعتِ محمدیہ کے تابع ہوں گے لہذا ان پر ایمان لانے کا حاصل یہ ہوگا کہ اس وقت تمام نصاریٰ اور وہ یہودی جو قتل سے بچ رہیں گے مسلمان ہو جائیں گے (درمنثور بحوالہ ابن جریر)

۴۹۔ آیت قرآنہ ”وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي يَتُومِنُ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ کی تفسیر میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ علیہ واضح رہے کہ اس آیت کی تفسیر صحابہ و تابعین سے دو طرح منقول ہے، ایک وہ جو پہلی تین حدیثوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان ہوئی کہ ”قَبْلَ مَوْتِهِ“ میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے جس کا حال یہ ہے کہ نزولِ عیسیٰ کے بعد ان کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب جو اس وقت زندہ ہوں گے ان پر ایمان لے آئیں گے“ یہی تفسیر حدیث ۱۸، ۱۹ کے ضمن میں بھی کتاب کے بالکل شروع میں بروایت حضرت ابوہریرہ بیان ہو چکی ہے۔ اس تفسیر کی رو سے یہ آیت نزولِ عیسیٰ کی دلیل ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

اور دوسری تفسیر حضرت محمد ابن الحنفیہ نے بیان فرمائی جو یہاں مذکور ہے اس تفسیر کی بنیاد اس پر ہے کہ ”قَبْلَ مَوْتِهِ“ میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں بلکہ ”اَهْلِ الْكِتَابِ“ کی طرف راجع ہے لہذا آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ آئندہ یہودی اور نصرانی اپنے مرنے سے ذرا پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ یعنی اس کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہ آئی تھی بلکہ آسمان پر اٹھایا گیا تھا جہاں وہ پھر دنیا میں نازل ہوں گے اور وہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ تفسیر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے بیان القرآن میں اسی کو اختیار فرمایا ہے اس تفسیر کی رو سے یہ آیت قرآنہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل نہیں بن سکتی (اگرچہ دوسرے قطعی دلائل کے باعث نزولِ عیسیٰ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے)۔

مگر اس تفسیر پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس کا حاصل تو یہ تھا کہ اس آیت کے نزول کے بعد جتنے یہودی اور نصرانی بھی مرے سب مؤمن ہو کر مرے کوئی بھی حالت کفر پر نہیں مرا، حالانکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے؛ اگلی حدیث میں آرا ہے کہ یہی امتزاج بن حجاج بن یوسف نے حضرت شمر بن جوشب کے سامنے پیش کیا تھا انھوں نے اس کا جواب دیا وہ بھی اگلی حدیث میں آرا ہے وہیں اس کی تشریح بھی آئے گی ۱۲۔

فرماتے ہیں کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے ہر ایک کے پاس (اس کی موت سے ذرا پہلے) فرشتے آکر اس کے چہرے اور پشت پر مارتے ہیں، پھر اُس سے کہا جاتا ہے۔ ”او خدا کے دشمن عیسیٰ اللہ کی (پیدا کردہ) جان ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ (کُن کی پیدائش) ہیں، اللہ کے مقابلہ میں تیرا یہ کہنا بھڑک ہے کہ عیسیٰ خدا ہیں (یا اور کھ کہ) انھیں موت نہیں آئی بلکہ انھیں آسمان پر اُٹھایا گیا تھا اور وہ قیامت سے پہلے نازل ہونے والے ہیں۔“ یہ سُن کر ہر یہودی اور نصرانی اُن پر ایمان لے آتا ہے (یعنی اس بات کا یقین کر لیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی تھی، وہ نازل ہونے والے ہیں، اور وہ خدا ہیں خدا کے بیٹے بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) (درمثور)

۵۔ حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حجاج (بن یوسف) نے مجھ سے کہا کہ قرآنِ کریم کی ایک آیت جب بھی میں پڑھتا ہوں مجھے ایک اشکال پیش آتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئے گا حالانکہ میرے پاس (یہودی اور نصرانی) قیدی لائے جاتے ہیں اور میں انھیں قتل کرتا ہوں مگر میں انھیں کچھ کہتے ہوئے (یعنی کلمہ ایمان پڑھتے ہوئے) نہیں سنتا؟ میں نے اُسے جواب دیا کہ اس آیت کا مطلب تمھیں صحیح نہیں بتایا گیا۔

بات یہ ہے کہ جب کسی نصرانی کی روح نکلنے لگتی ہے تو فرشتے اُسے آگے اوپر سے مارتے ہیں اور کہتے ہیں ”اتحیث! (حضرت) مسیح علیہ السلام جن کے بارے میں تیرا عقیدہ ہے کہ وہ خدا ہیں یا تین خداؤں میں کے ایک ہیں وہ درحقیقت اللہ کے بندے اور ”روح اللہ ہیں“ یہ سُن کر وہ ایمان لے آتا ہے (یعنی مذکورہ بالا امور کا یقین کر لیتا ہے) مگر اس وقت کا ایمان اس کے لئے مفید نہیں ہوتا کہ بعد از نزاع کے وقت جب کہ موت

۱۔ یعنی کلمہ کُن اور ان کی ولادت کے درمیان باپ کا واسطہ نہیں۔

۲۔ ان کے ایمان لانے کا مطلب اگلی حدیث اور اس کے حاشیہ میں بیان ہوگا۔

کے فرشتے نظر آنے لگتے ہیں، تو بہکا دروازہ بند ہو جاتا ہے اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں (اور جب کسی یہودی کی روح نکلنے لگتی ہے تو فرشتے اُسے بھی آگے اور پیچھے سے مار رہے ہیں اور کہتے ہیں ”اوغیبت (حضرت مسیح علیہ السلام) جن کے بارے میں تیرا عقیدہ ہے کہ تم یہودیوں) نے انہیں قتل کر دیا تھا وہ درحقیقت اللہ کے بندے اور روح اللہ ہیں یہ سن کر یہودی بھی اُن پر ایمان لے آتا ہے (یعنی مذکورہ بالا امور کا یقین کر لیتا ہے) مگر اس وقت کا ایمان مفید نہیں ہوتا۔

پس نزول عیسیٰ کے بعد (جب دجال قتل ہو جائے گا) جتنے یہودی اور نصرانی زندہ باقی ہوں گے سب اُن پر ایمان لے آئیں گے جس طرح کہ اُن کے مُردے اپنی اپنی موت کے وقت ایمان لاتے رہے تھے (مگر دونوں میں بڑا فرق ہوگا کہ مُردوں کا ایمان معتبر و مقبول نہیں تھا اور زندہ لوگوں کا معتبر ہوگا)۔

یہ سُن کر حجاج نے مجھ سے پوچھا کہ (اس تفصیل کے ساتھ آیت کی) یہ تفسیر تم نے کہاں سے حاصل کی؟ میں نے کہا ”محمد بن علیؑ سے“ کہنے لگا ”تم نے یہ اُس کے اہل مقام سے حاصل کی ہے“

حضرت شہر بن حوشبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علیؑ کا حوالہ اسے جملانے کے لئے دے دیا تھا ورنہ مجھ پر یہ تفسیر بھی (سب سے پہلے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ ہی نے سنائی تھی۔ (درمنثور بحوالہ ابن المنذر)

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَإِنْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَذَكَرَ اللَّهُ فَاذْكُرْهُ“ (اَلَّذِي يُؤْمِنُ بِمَا جَاءَهُ مِنَ الْبَيِّنَاتِ)

لے نیرد ایمان کے لئے زبان سے اقرا بھی ضروری ہے جو وہ نہیں کرتا۔ خلاصہ یہ کہ اس کی موت حالت کفر ہی میں شمار ہوتی ہے۔ ہاں اگر کوئی اتفاقاً نزع کی حالت سے پہلے پہلے ایمان لے کرے تو زبان سے اس کا اقرا بھی کرے تو اس کا ایمان معتبر ہے اور شرطاً اُسے مومن قرار دیا جائے گا۔ لے کہو کہ حجاج بن یوسف حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ اور ان کی اولاد سے سیاسی اختلاف رکھتا تھا۔ لے حضرت شہر بن حوشبؓ نے یہ تفسیر پہلے، صرف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنی تھی پھر محمد بن الحنفیہؓ سے اس کی تفصیلات سنی ہوں گی جو اوپر بیان ہوئیں اس لئے حضرت محمد بن الحنفیہؓ کا حوالہ دینا بھی واقعہ کے خلاف نہیں۔



وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا“ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو تمام ادیان و مذاہب کے لوگ اُن پر ایمان لے آئیں گے، اور قیامت کے روز عیسیٰ علیہ السلام اُن اہل کتاب پر جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی یعنی یہود اور جنہوں نے ان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہا تھا یعنی نصاریٰ کو اسی دیں گے کہ میں نے ان کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا مگر انہوں نے میری تکذیب کی، اور میں نے ان کے سامنے اپنے بارے میں اقرار کیا تھا کہ اللہ کا بندہ ہوں (مگر انہوں نے مجھے خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا) (دُرُثُورِ سِجِّ الرَّزَاقِ وَعَبْدُ بْنُ مُعَيْدٍ وَغَيْرُهُ)

۸۴۔ حضرت ابن زید (جو حلیل القدر تابعی اور امام مالک و امام زہری کے استاد ہیں) اُیْتِ قُرْآنِہٖ ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد دجال کو قتل کر دیں گے تو دنیا کے تمام یہودی (جو جنگ میں قتل ہونے سے بچ گئے ہوں گے) ان پر ایمان لے آئیں گے۔ (ابن جریر)

۸۴۔ حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ (جو ایک حلیل القدر تابعی ہیں) اُیْتِ قُرْآنِہٖ ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نزولِ عیسیٰ ابن مریم کے بعد جو یہودی یا نصرانی بھی زندہ بچے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ (ابن جریر)

۸۴۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی) اُیْتِ قُرْآنِہٖ ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قَبْلَ مَوْتِهِ کا مطلب ہے ”عیسیٰ کی موت سے پہلے“ بخدا وہ اس وقت اللہ کے پاس زندہ ہیں، اور جب نازل ہوں گے تو ان پر سب اہل کتاب ایمان لے آئیں گے۔ (ابن جریر)

۸۵۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہی سے کسی نے اُیْتِ قُرْآنِہٖ ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ“ کی تفسیر میں فرمائی ہے کہ

۱۔ طبقہ تابعی کے مشہور و معروف محدث، مفسر اور فقیہ۔ ۱۱

۲۔ یعنی ”مَوْتِهِ“ کی تفسیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے ۱۲

أَهْلِي أَكْتُبُ إِلَّا لِيَوْمِ مَنَّا بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، "کا مطلب دریافت کیا تو فرمایا کہ (قَبْلَ مَوْتِهِ) کا مطلب ہے "عیسیٰ کی موت سے پہلے" بیشک اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس (زندہ) اٹھالیا تھا، اور وہی ان کو قیامت سے پہلے (دنیا میں) ایسے مقام پر بھیجے گا کہ ان پر ہر نیک و بد ایمان لے آئے گا۔ (درمنثور بحوالہ ابن ابی حاتم)

۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے پاس باہر تشریف لائے اس وقت اس گھر میں بارہ حواریین موجود تھے، آپ اُن کے پاس ایک چشمہ سے غسل کر کے (تشریف لائے تھے جو اسی گھر میں سے بہتا تھا، اودآپ کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے الخ (درمنثور ج ۲ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۱۲۔ آیت قرآنیہ "وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ" الخ (جس کا ترجمہ ہے کہ، اور یہود کو ہم نے اس وجہ سے بھی سزا دی کہ انھوں نے کہا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں قتل کر دیا ہے حالانکہ انھوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا بلکہ (خود) یہودیوں کو اشتباہ ہو گیا، اور جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں، اُن کے پاس اس پر کوئی (صحیح) دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے، اور یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا، بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف (یعنی آسمان) پر اٹھالیا، اور اللہ تعالیٰ بڑے قدرت والے حکمت والے ہیں (کہ اپنی قدرت و حکمت سے عیسیٰ علیہ السلام کو بچالیا اور اٹھالیا)۔

۱۳۔ اب تک کی تمام احادیث نزول عیسیٰ سے متعلق تھیں، اگرچہ ان کے آسمان پر اُٹھانے جانے کا ذکر بھی کہیں کہیں مضافاً آگیا تھا، یہاں سے حدیث ۱۴۱ تک کی احادیث میں آسمان پر اُٹھانے جانے کا ذکر ہے۔ نزول عیسیٰ کا نہیں۔ ۱۴۔ آگے حدیث طویل ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھانے جانے کی تفصیل اور پھر اہل کتاب کے مختلف عقائد اور فرقوں کا بیان ہے، مگر مؤلف نے یہاں حدیث کا سفر وہ حصہ ذکر کیا ہے جس کا تعلق زیر بحث مضمون سے ہے: جن حضرات کو پوری حدیث دیکھنے کی خواہش ہو وہ حلیب کا ایڈیشن ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”اُن اللہ کے دشمن  
 یہودیوں کو قتل عیسیٰ پر ناز تھا اور وہ کہتے تھے کہ ہم نے عیسیٰ کو قتل کر دیا ہے اور سولی پر  
 چڑھا دیا ہے، حالانکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے یہ بات  
 کہی تھی کہ تم میں سے کون اس کے لئے تیار ہے کہ اُسے میرے مشابہ بنا دیا جائے، پھر  
 وہی قتل ہو“ اُن میں سے ایک صاحب نے کہا ”یا نبی اللہ میں اس کے لئے تیار ہوں پس  
 اسی شخص کو“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شب میں قتل کروایا گیا اور اللہ نے اپنے نبی کو بچا لیا اور  
 اوپر (آسمان میں) اٹھالیا۔ (درمنثور ص ۲۳۸ ج ۲ بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۱۳۔ ارشاد خداوندی ”وَلَيْكُنْ مُّشَبَّهًا لَّهُ“ کی تفسیر میں مشہور تابعی حضرت  
 مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے ایک اور شخص کو  
 سولی پر چڑھا دیا جسے وہ عیسیٰ سمجھے، اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اپنی طرف (یعنی آسمان پر)  
 زندہ اٹھالیا۔ (درمنثور بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۱۴۔ حضرت ابو رافع مشہور تابعی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام  
 کو آسمان پر اٹھایا گیا اُس وقت اُن کے پاس ایک ادنیٰ کپڑا تھا، وہ چرمی مونے تھے  
 جو چمڑا ہے پہنتے ہیں، اور ایک حذافہ تھا جس سے وہ پرندوں کا شکار کیا کرتے تھے۔  
 (درمنثور بحوالہ المسند احمد وغیرہ)

۱۵۔ حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو  
 (آسمان پر) اٹھایا گیا تو انھوں نے اپنے پیچھے صرف یہ چیزیں چھوڑیں۔ ایک ادنیٰ کپڑا، دو  
 چرمی مونے جو چمڑا ہے پہنتے ہیں، اور ایک حذافہ جس سے وہ پرندوں کا شکار کیا  
 کرتے تھے۔ (درمنثور بحوالہ المسند احمد وغیرہ)

۱۶۔ حضرت عبد المجتہد ابن عبید اللہ زناہلی فرماتے ہیں کہ جس رات حضرت عیسیٰ ابن مریم  
 کو (آسمان پر) اٹھایا گیا۔ آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا ”کہ کتاب اللہ کے

۱۔ ایک آدمی سے پرندوں کو مار کر شکار کیا جاتا ہے۔ (حاشیہ)

۲۔ جلیل القدر تابعی ہیں اور علم قراءت میں صحابہ کے بعد سب سے بڑے عالم قرار دیئے گئے ہیں (حاشیہ)

بدلے میں اجرت لے کر مت کھاؤ، کیونکہ اگر تم نے اس سے اجتناب کیا تو اللہ تعالیٰ تم کو ایسے منبروں پر بٹھائے گا جن کا پتھر نیا دیا فیما سے بہتر ہے۔

حضرت عبد الجبار فرماتے ہیں یہ وہی منبر ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔  
 ”فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مِلْكٍ مُّقْتَدِرٍ“ اور اس خطاب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 (آسمان پر) اٹھائے گئے۔ (در منثور بحوالہ ابن مسعود)

۹۲۔ اخرج احمد ابوہدی ”وَاِنَّهُ لَعَلَّهٗ لَلْاَسَاقِیْ“ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خروج (نزدول) کے بارے میں ہے (یعنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرب قیامت کی علامت ہے) (الدر المنثور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم والطبرانی وغیرہ)  
 ۹۳۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ”وَاِنَّهُ لَعَلَّهٗ لَلْاَسَاقِیْ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نزول عیسیٰ ہے۔ (در منثور بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۱۔ یعنی (حقین)، ایک عمدہ مجلس میں ہوں گے قدرت والے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے پاس۔ یہ سورۃ زخرف کی آیت ۱۷ کا ایک حصہ ہے اس کے لفظ ”لَعَلَّهٗ“ میں دو قرأتیں ہیں اور دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہیں، ایک قرأت میں اسے ”لَعَلَّهٗ“ پڑھا گیا ہے (یعنی عین اور دوسرے لام پر فتح ہے) اور حدیث میں یہی قرأت ذکر ہے۔ اور عَلَّہٗ کے معنی علامت کے ہیں لہذا اس قرأت کی مد سے اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (یعنی ان کا نزول) قیامت کی ایک علامت ہے۔ آگے حدیث ۹۲ میں آیت کی یہ تفسیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر ہے اور دوسری قرأت میں یہ لفظ ”لَعَلَّهٗ“ (عین مکسور اور لام ساکن) ہے مجبوراً قرأت کی قرأت یہی ہے، اس قرأت کی مد سے آیت کا مطلب یہ ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں“

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ جو ذات اس پر تادور ہے وہ قیامت واقع کرنے پر بھی قادر ہے۔

اس قرأت کے اعتبار سے یہ آیت نزول عیسیٰ کی بجائے ان کی پیدائش سے متعلق ہے (ساشیر)

۱۹/۹۴۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَاتَّخَذَ لَكُمْ لِسَانًا“ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی علامت ہے اور کچھ لوگ (اس آیت کا مطلب) یہ بیان کرتے ہیں کہ ”قرآن قیامت کی علامت ہے“ (درمنثور ص ۲۰ ج ۶ بحوالہ ابن جریر وغیرہ)

۲۰/۹۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، ارشاد خداوندی ”وَاتَّخَذَ لَكُمْ لِسَانًا“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے (درمنثور ص ۲۱ بحوالہ ابن جریر) ۲۱/۹۶۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد خداوندی ”وَاتَّخَذَ لَكُمْ لِسَانًا“ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

(درمنثور ص ۲۰ ج ۶ بحوالہ ابن جریر)

۲۲/۹۷۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْبِطِ وَكَلَّمَ“ کی تفسیر میں حضرت ابن زید فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے گہوارے یعنی بالکل پچھن میں تو (بطور مجرہ) باتیں کر چکے ہیں، اور جب (نازل ہو کر) دوبال کو قتل کریں گے اس وقت بھی لوگوں سے باتیں کریں گے، اس وقت وہ کھولت کی عمر میں ہوں گے (درمنثور ص ۲۵ ج ۲ بحوالہ ابن جریر) ۲۳/۹۸۔ حضرت وہب ابن منبہ کا ایک طویل ارشاد مروی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ یہودیوں کا گمان ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھادیا تھا،

۱۔ یعنی بعض لوگ ”اِگْمَا“ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بجائے قرآن کو قرار دیتے ہیں، مگر اس تفسیر کو حافظ ابن کثیر نے صحیح قرار نہیں دیا کیونکہ اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ذکر چل رہا ہے، قرآن کا دہاں ذکر نہیں ہے (حاشیہ)

۲۔ سورۃ آل عمران رکوع ۵۱۔ یہ آیت اس بشارت کا ایک حصہ ہے جو حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانگہ نے پہنچائی کہ تمہارے بطن سے ایک بچہ بغیر باپ کے پیدا ہوگا جس کا نام سحیحہ یعنی ابن مریم ہوگا پھر اس کی صفات بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک صفت یہ ہے ”يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْبِطِ وَكَلَّمَ“ یعنی وہ لوگوں سے مجرہ کے طور پر بالکل پچھن میں باتیں کرے گا جبکہ وہ ماں کی گود میں ہوگا اور اس وقت بھی باتیں کرے گا جب کہ یہودی ٹکڑا ہوگا۔ تہ چنانچہ سورۃ مریم کے دوسرے رکوع میں وہ باتیں بھی مذکور ہیں۔

نصاری کو بھی یہی گمان ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا تھا۔  
(درمنثور ص ۲۳۹-۲۴۰ ج ۲)

۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے جو صحابی (مقابلہ کے لئے) نکلیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ایک جماعت ان کے مقابلہ کے لئے بھیجیں گے، چنانچہ حبشیوں کو شکست ہو جائے گی۔

(عمدة القاری شرح صحیح بخاری ص ۲۳۳ ج ۱۹)

۲۵۔ آیت قرآنیہ ”اِنَّ تُعَذِّبُهُمْ كَالْعَذِّبِ يَبَادُلُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ“ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ”تیرے یہ بندے (نصاری) اپنی (غلط) باتوں کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں، وپس اگر آپ ان کو سزا دیں تو جب بھی آپ مختاریں، اور اگر آپ ان کی مغفرت فرمادیں یعنی تم ان میں سے

لے کتاب البحر باب قول اللہ تعالیٰ ”يَجْعَلُ اللّٰهُ اَلْكَفَّةَ الْيَمِيْنَةَ اَلْاَحْرَامَ“ الخ سورہ بقرہ ۱۷۷  
اُخبرت میں جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے کیا نصاریٰ کو عقیدہ تثلیث کی تعلیم آپ نے دی تھی تو جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس باطل عقیدے سے اپنی برادرت پیش کریں گے اور عرض کریں گے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا اس وقت تک تو میں ان کے حال سے واقف تھا پھر جب آپ نے مجھے اٹھایا تو آپ ہی ان کے حال پر مطلع رہے اس وقت کی چھ کو خبر نہیں کہ ان کی گمراہی کا سبب کیا ہوا پھر عرض کریں گے کہ ”اِنَّ تُعَذِّبُهُمْ كَالْعَذِّبِ يَبَادُلُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ“ اگر آپ ان کو عقیدہ تثلیث پر سزا دیں تو جب بھی آپ مختار ہیں کیونکہ یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو سزا فرمائیں تو جب بھی آپ مختار ہیں کیونکہ اگر آپ فیر دست (قدرت والے) ہیں تو معافی پر بھی قاعدہ میں اور حکمت والے ہیں تو آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی، اتنے یہاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک اشکال دور کرتا چاہتے ہیں جو مذکورہ بالا آیت کے ظاہری معنی سے پیدا ہو سکتا تھا، اشکال یہ ہو سکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کلام میں نصاریٰ کے لئے سزا کی جہاںات مفسرین نے نقل فرمائے ہیں مگر جواب حضرت ابن عباس نے یہاں دیا ہے اُس کا حامل یہ ہے کہ حضرت (بقیہ صفحہ ۱۰۹)

اُن مومن لوگوں کی مغفرت فرمادیں جن کو میں نے آسمان پر جاتے وقت دنیا میں پھڑپھا تھا اور (اُن لوگوں کی بھی) جو اُس وقت زندہ تھے جب کہ میں قتل و جال کے لئے اُن سے زمین پر نازل ہوا اور اُس وقت انھوں نے اپنے دعویٰ (تشلیث) سے توبہ کر لی اور آپ کی توحید کے قائل ہو گئے اور اس بات کا اقرار کر لیا کہ ہم سب (اللہ کے) بندے ہیں، تو اگر آپ ان کی اس بنا پر مغفرت فرمادیں کہ انھوں نے اپنے دعویٰ (تشلیث) سے توبہ کر لی تو (جب بھی آپ مختار ہیں کیونکہ) آپ قدرت والے (اور) حکمت والے ہیں۔  
(الدر المنثور ص ۳۵۰ ج ۲)

۱۰۱۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی جزام کے وفد سے فرمایا کہ ”شعیب علیہ السلام کی قوم اور موسیٰ علیہ السلام کی سسرال کا (یعنی تھارا) بقیہ حاشیہ ۱: عیسیٰ علیہ السلام کی یہ سفارش اگرچہ الفاظ کے اعتبار سے تمام نصاریٰ کے لئے ہے لیکن مراد خاص قسم کے نصاریٰ ہیں جن کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حاشیہ صفحہ ۱۰۹

۱۔ غلام یہ کہ یہ سفارش سب نصاریٰ کے لئے نہیں بلکہ صرف دو قسم کے نصاریٰ کے لئے ہوگی، ایک وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفیع مساوی کے وقت موجود تھے اور دین عیسائیت پر ایمان رکھتے تھے تشلیث وغیرہ کا فرائض عقائد کے قائل نہ تھے تو مومن ہونے کی وجہ سے ان کے لئے سفارش میں کوئی اشکال نہیں اور دوسرے وہ نصاریٰ جو رسول عیسیٰ کے بعد ان پر ایمان لے آئے اور تشلیث وغیرہ عقائد سے توبہ کر کے مشرف باسلام ہو گئے غرض یہ سفارش اُن نصاریٰ کے لئے نہ ہوگی جن کی موت حالت کفر میں ہوئی واللہ اعلم  
۲۔ قبیلہ بنی جزام قوم شعیب ہی کی ایک شاخ ہے اور قوم شعیب کا حضرت موسیٰ کی سسرال ہونا قرآن حکیم (مصدقہ) سے ثابت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد قبیلہ بنی جزام کی کسی خاتون سے نکاح فرمائیں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی اس طرح اسی قبیلہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سسرال ہونے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔ وَذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

آنا مبارک ہو۔ اور قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ مسیح علیہ السلام  
تمہاری قوم میں نکاح نہ کریں اور ان کے اولاد پیدا نہ ہو۔  
(المخطوط ص ۳۵۰ ج ۲)

۵ علامہ مقرئینی فی مشہور کتاب "المخطوطات المقرئینۃ" میں یہ حدیث اسی طرح ہے مگر افسوس کہ  
انہوں نے اس کی سند ذکر نہیں کی، صرف "البکوی" سے نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے، سو اتفاق  
سے شیخ عبدالفتاح ابو غدہ مدظلہم کو بھی اس کی تحقیق و تخریج کا موقع نہ مل سکا، احمق نے کتب حدیث  
میں اس کو تلاش کیا، اصل حدیث تو کسی کتابوں میں سند کے ساتھ مل گئی مگر حدیث کا آخری جملہ "اور  
قیامت اُس وقت تک الخ" سوائے المخطوط کے اب تک کسی کتاب میں نہیں ملا، اصل حدیث  
سلمہ بن سلمہ سے مندرجہ ذیل کتابوں میں مرقوم موجود ہے۔

مجمع الزوائد ص ۵۱ ج ۱۰۔ کنز العمال ص ۲۰۹ ج ۶۔ مجمع الفوائد ص ۵۹۱ ج ۲۔ تفسیر

ابن کثیر ص ۳۸۳ ج ۲۔ الاستیعاب لابن عبدالبر بہامش الاصابۃ ص ۸۹ ج ۲۔ الاصابۃ لابن  
جبر ص ۶۲ ج ۲۔ حدیث کا کچھ حصہ اسذ النابہ میں بھی ہے ص ۳۳۷ ج ۲ فی ذکر سعد بن سلمہ علیہ



## تتمہ

اصل کتاب ایک سو ایک حدیثوں پر مشتمل تھی، پھر فضیلۃ الشیخ حضرت عبدالقدوس ابو نعیمہ دامت برکاتہم کو اس کتاب کی شرح و تحقیق کے دوران ”ردول عیسیٰ علیہ السلام“ کے بارے میں مزید بیس حدیثیں مختلف کتب حدیث سے دستیاب ہوئیں جو انہوں نے حلبی ایڈیشن میں تتمہ واستدراک کے عنوان سے اضافہ فرمائیں، ان میں دس احادیث مرفوعہ تھیں اور دس موقوف (یعنی آثار صحابہ و تابعین) یہاں ترجمہ صرف پندرہ رسات مرفوعہ اور آٹھ موقوف مستند احادیث کا کیا جا رہا ہے، باقی پانچ میں سے تین ضعیف تھیں اور دو محمل، اس لئے انہیں ترجمہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

## مزید احادیث مرفوعہ

۱۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”وہیال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا بلکہ وہ خندق کے درمیان ہوگا (کیونکہ اُس وقت مدینہ کے ہر درے پر طائفہ پہرہ دے رہے ہوں گے، پس سب سے پہلے عورتیں اُس کی پیروی کریں گی، اور جب لوگ اُسے پریشان کریں گے تو غصہ میں واپس ہو جائیگا یہاں تک کہ وہ خندق پہنچے پھر ٹھہرے گا، پھر جب فلسطین پہنچ کر وہ مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے۔ (مجمع الزوائد ص ۴۴۹ بحوالہ ابویعلیٰ)

۱۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَآتٰهُ كَلِمَةً لِّلشَّاعَةِ كِي تَفْسِيْرَہِیْنَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے

لے محدثین کی اصطلاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور احوال کو ”حدیث مرفوعہ“ اور صحابہ و تابعین کے اقوال و افعال اور احوال کو ”حدیث موقوف“ کہا جاتا ہے، حدیث موقوف کو ”شوش“ بھی کہتے ہیں۔

لے ان کے صنعت کی صراحت خود شیخ عبدالقدوس مدظلہم نے دی ہے کہ وہی ہے۔ رفیع  
کہ تحقیق نہ ہو سکی کہ یہ کونسی خندق ہے اور کہاں؟ رفیع

مراد نازل عیسیٰ ہے جو قیامت سے پہلے ہوگا۔ (صحیح ابن حبان)

۱۰۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر ”مہدی“ کہیں گے ”آئیے ہمیں نماز پڑھاویے“ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ”نہیں“ تم رامتِ محمدیہ میں سے بعض بعض کے امیر ہیں، جو اللہ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے۔

(المحادی للسیوطی ص ۶۴ ج ۲ بحوالہ اخبار المہدی لابن نعیم)

۱۰۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت میں سے ایک جماعت اُمتی پر لڑتی رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم طلوع فجر کے وقت بیت المقدس میں نازل ہو جائیں، وہ مہدی کے پاس آئیں گے پس کہا جائے گا ”یا نبی اللہ آگے آکر ہمیں نماز پڑھاویے“ وہ فرمائیں گے ”اس امت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں (لہذا تم بھی نماز پڑھا سکتے ہو اور تم ہی پڑھاؤ)۔“

(المحادی ص ۸۳ ج ۲ بحوالہ السنن ابی عمرو الدانی)

۱۰۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت میں سے ایک جماعت اُمتی پر لڑتی رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں پس اُن کا امام (مہدی) کہے گا ”آئیے“ اور نماز پڑھاویے“ وہ فرمائیں گے ”تم زیادہ حق دار ہو، تم میں سے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں یہ اعزاز اس امت کو بخشا گیا ہے۔“ (اقامۃ البرہان للشیخ الغماری ص ۴۴ بحوالہ ابی نعیم)

۱۰۷۔ حضرت حفص بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مہدیؑ نمودار دیکھیں گے تو عیسیٰ ابن مریمؑ نازل ہو چکے ہوں گے۔ گویا ان کے بالوں

لے زیادہ حق دار ہونے کی وجہ اگلی حدیث میں بیان ہوئی ہے اور وہ یہ کہ اُس وقت اقامت ہو چکی ہوگی اور امام مہدیؑ امت کے لئے آگے بڑھ چکے ہوں گے لہذا امام سب ہی ہوگا کہ امامت دیکھا کریں اس سے ایک لوب یہ معلوم ہو کہ کب کسی جماعت کا مستقل امام نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہو اٹھانا مستحبی ہو چکی ہو پھر کوئی ایسا شخص آجہدہ جو زیادہ افضل ہے قرآن آنے والے کو چاہئے کہ خود امامت ذکرے بلکہ وہ اسی امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ درج



یا جوج ماجوج کی لاشیں سمندر میں پھینکی جا چکی ہوں گی۔ اور (اس کے بعد) لوگوں پر تھوڑی ہی مدت گزرے گی کہ آفتاب مغرب سے نکل آئے گا (الحادی ص ۸۹ ج ۲ بحوالہ ستر رک حاکم)

## مزید آئینار صحابہ و تابعین

۱۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”جب سے دنیا وجود میں آئی کوئی صدی ایسی نہیں گذری جس کے شروع میں کوئی اہم واقعہ نہ ہوا ہو پس وہ بال بھی کسی صدی کے آغاز پر نکلے گا اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اُسے قتل کریں گے۔“

(الحادی ص ۸۹ ج ۲ بحوالہ تفسیر ابن ابی حاتم)

۱۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ”عیسیٰ ابن مریم (امام) مہدی کے پاس نازل ہوں گے اور عیسیٰ (علیہ السلام) ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔“

(الحادی ص ۸۸ ج ۲ بحوالہ نعیم بن حماد)

۱۱۱۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی اور امام حدیث) فرماتے ہیں کہ (امام) مہدی اسی امت (محمدیہ) میں سے ہوں گے اور یہ وہی ہیں جو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی امامت کریں گے۔

(الحادی ص ۶۵ ج ۲ بحوالہ المستفاد ابن ابی شیبہ)

۱۱۲۔ حضرت ازطاة رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد مقول ہے جس کے آخر میں ہے کہ ”پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک شخص مہدی ظاہر ہوگا جو نیک سیرت ہوگا (اور) قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ) پر لشکر کشی کرے گا، وہ (عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کا سب سے آخری امیر ہوگا۔ پھر اسی کے زمانہ میں نبی نکلے گا اور اسی کے زمانہ میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔“

(الحادی ص ۸۰ ج ۲ بحوالہ کتاب الفتن لابن نعیم)

۱۱۳۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ (ملک شام کے بارے میں) فرماتے ہیں کہ ”لوگ دیں پر یک جان ہو کر جمع ہوں گے اور وہیں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور وہیں اللہ میسر کذاب (وہابی) کو ہلاک کرے گا۔“ (تاریخ دمشق لابن عساکر ص ۷۰ ج ۱)

۶۱۳۔ حضرت کعب اجمار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”صبح علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازہ پر سفید پل کے پاس اس طرح نازل ہوں گے کہ ان کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہو گا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے گانڈھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے، ان کے جسم پر دو کلام کپڑے ہوں گے جن میں سے ایک کو تہ بند بنا کر باندھا ہوا ہو گا، دوسرے چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہو گا، جب سر جھکائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی (کی طرح پانی کے قطرے ٹپکیں گے۔  
(تاریخ دمشق لابن عساکر ص ۲۱۸ ج ۱)

۶۱۵۔ حضرت کعب اجمار ہی فرماتے ہیں کہ وہ تہال بیت المقدس میں مؤمنین کا محاصرہ کرے گا جس سے وہ سخت بھوک کا شکار ہوں گے حتیٰ کہ بھوک کی وجہ سے وہ اپنی کمانوں کی تانت کھانے لگیں گے، پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک صبح کی تاریکی میں ایک آواز سنیں گے تو کہیں گے ”یہ تو کسی شکم سیر آدمی کی آواز ہے“ پس وہ نظر

۱۷۔ حضرت کعب اجمار کبار تابعین میں سے ہیں ان کی وفات ۳۷ھ یا ۳۸ھ میں ہوئی جب کہ ان کی عمر ۴۰ سال تھی، انھوں نے عبید رسات دیکھا ہے مگر مشرف بہ اسلام حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئے یہ پہلے یہودی تھے اور یہودیوں کی کتابوں کے بڑے عالم تھے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کیا کرتے تھے، جمہور نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے حافظ ذہبی نے ان کا ذکر طبقات الحفاظ میں کیا ہے اور کتب الحفاظ میں ان کو ذکر نہیں کیا جاتا مگر جرح حدیث یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کئے بغیر بیان کریں جیسا کہ یہاں ہے اس میں محدثین کو یہ شبہ رہتا ہے کہ کہیں انھوں نے اسرائیلی روایت در بیان کر دی ہو بعض صحابہ کرامؓ کو بھی ان کے بارے میں یہ شبہ تھا، اس لئے محققین ان کی روایت پر پورا اعتماد اُسی وقت کرتے ہیں جب کہ اس کی تائید کسی معتبر و مستند حدیث سے ہو جائے دیکھئے مقالات الاثر ص ۲۵ تا ۲۷ یہاں حدیث ۳۳ تا ۳۵ ان کی روایات ہیں اور ان میں انھوں نے ان احادیث کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کی، مگر ان روایات کا بیشتر معنوں دوسری مستند احادیث مرفوعہ سے ثابت ہے جو چھپے گزری ہیں اور جو معنوں مستند احادیث مرفوعہ سے ثابت نہیں اس میں زیادہ سے زیادہ جو احتمال ہے یہ ہے کہ وہ کسی اسرائیلی روایت کا معنوں بہادر اسرائیلیات کے واسطے یہ قائل ہے کہ ان میں سے جس روایت کو اسرائیلی یا تکذیب قرآن و سنت سے نہ ہوتی ہو اس کے بارے میں سکوت کیا جائے نہ تصدیق کریں نہ تکذیب۔ رفیع

دوڑائیں گے تو اپنا تک اُن کی نظر عیسیٰ ابن مریم پر پڑے گی۔ اُس وقت نمازِ فجر کی اقامت ہو رہی ہوگی، پس مسلمانوں کے امام ہمدی پیچھے نہیں گئے تو عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے: آگے بڑھو کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہو چکی ہے۔ چنانچہ اُس وقت کی نماز سب کو امام ہمدی ہی پڑھائیں گے۔ پھر اس کے بعد (کی نمازوں میں) امام حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں گے۔ (الحادی ص ۸۴ ج ۲ بحوالہ کتاب الفتن لابن تیمیہ)۔

۱۱۶۔ حضرت کعب اجباری کا ارشاد ہے کہ جب عیسیٰ ابن مریم اہل زمین میں باوجود و باوجود (کے فتنہ) سے فارغ ہوں گے تو کئی سال کے بعد (جب کہ حضرت عیسیٰ کے انتقال کو بھی کئی سال گزر چکے ہوں گے) لوگوں کو غبار کی طرح ایک چیز نظر آئے گی اور اپنا معلوم ہوگا کہ یہ ایک ہوا ہے جو اللہ نے مومنین کی روحیں قبض کرنے کے لئے بھیجی ہے پس یہ مومنین کی آخری جماعت ہوگی جس کی روح قبض کی جائے گی، اور ان کے بعد سو سال تک ایسے (کافر) لوگ (دنیا میں) رہیں گے جو نہ کسی دین کو جانتے ہوں گے، نہ سنت کو، یہ لوگ گدھوں کی طرح کھل کھلا جماع کیا کریں گے، قیامت انہی پر آئے گی۔ (الحادی ص ۹۰ ج ۲ بحوالہ تیمیہ بن حماد)

اللہ تعالیٰ کے لیے پایاں انعام و کرم سے آج ۲۲ رجب المرجب  
۱۴۰۱ھ کی شب میں یہ ترجمہ و حاشیہ پایہ تکمیل کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ شرف قبول  
بخشنے اور مسلمانوں کو اس سے نفع عطا فرمائے۔ آمین وَهُوَ التَّوَفِّیُّ وَ  
الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

خادمِ طلبہ دارالعلوم کراچی ۱۴۰۱ھ

۱۴۰۱ھ

۱۔ کیونکہ حدیث ۱۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد مسلمان زمرہ بنیں گے جو  
مشرق و کون کا جائیں بنائیں گے اور جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اُس وقت بھی دنیا میں مسلمان موجود ہوں گے  
جیسے کہ آیت قرآنیہ یوم یأتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایسا تا لہ تک امت میں قبل اکسبت فی دینا  
خوتا سے ظاہر ہے ۱۲ رف